عمرو اور بونا بادشاہ
IMRAN

عیار زماں موت جادوگراں عمرو عیار کا نیا کارنامہ

عمرو اور بونا بادشاہ

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob.0300-9401919

عمرو عیار سیر کرتا ہوا جنگل میں سے
گذر رہا تھا کہ اچانک اُسے ایک طرف
سے کسی کے رونے کی آواز سنائی دی
عمرو عیار یہ آواز سنتے ہی چونک پڑا۔
رونے کی آواز تھی تو کسی عورت کی،
لیکن آواز اتنی باریک تھی کہ جیسے عورت
کی بجائے کوئی گلہری چیں چیں کر رہی ہو
عمرو عیار اس طرف کو چل پڑا جدھر سے
اس نے آواز سُنی تھی اور تھوڑی دیر بعد
وہ ایک درخت کے ساتھ بیٹھی ہوئی ایک
بوڑھی سی عورت کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔
یہی بوڑھی عورت رو رہی تھی انتہائی باریک

آواز میں۔ اور اس بوڑھی عورت کو دیکھنے کے بعد عمروعیار کو پتہ چلا کہ اس کی آواز اتنی باریک کیوں ہے۔ وہ عورت بونی تھی بالکل چھوٹی سی۔ اتنی چھوٹی کہ اگر عمرو عیار اُسے پکڑتا تو وہ اس کے ایک ہاتھ میں پوری آ جاتی۔ لیکن تھی وہ پوری عورت۔

"تم کیوں رو رہی ہو بوڑھی بونی"؟ عمرو عیار نے اس کے قریب پہنچ کر حیران ہوتے ہوئے کہا اور بوڑھی عورت جو آنکھیں بند کئے بیٹھی رو رہی تھی عمرو عیار کی آواز سنتے ہی بری طرح چونک پڑی۔ عمرو عیار کو دیکھ کر اس کے چہرے پر خوف کے آثار نمودار ہو گئے۔

"تت تت تم کون ہو"؟ بوڑھی عورت نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ کھڑی ہونے کے باوجود وہ عمرو عیار کے گھٹنے کے برابر آتی تھی۔

"میری بات چھوڑو۔ تم بتاؤ کہ تم کون

ہو اور کیوں رو رہی ہو؟" عمرو عیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اُسے یہ چھوٹی سی عورت بڑی عجیب لگ رہی تھی۔

"مجھے ایک شخص عمرو عیار کی تلاش ہے میں اس جنگل میں راستہ بھول گئی ہوں کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ عمرو عیار کہاں رہتا ہے"؟ بوڑھی عورت نے کہا اور اس کی زبان سے عمرو عیار اپنا نام سُن کر بُری طرح چونک پڑا۔

"تم اُسے کیوں تلاش کر رہی ہو، اور تمہیں اس سے کیا کام ہے"؟ عمرو عیار نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میرا نام راکی ہے۔ میں بدنوں کے ملک کی رہنے والی ہوں۔ ہمارے ملک کا بادشاہ انتہائی ظالم ہے۔ اس نے میری بیٹی جلمی کو زبردستی اٹھا لیا ہے تاکہ اس سے شادی کر سکے"۔ بوڑھی عورت نے کہا۔

"تو اس میں رونے کی کیا بات ہے تمہیں تو خوش ہونا چاہیئے کہ تمہاری بیٹی

ملکہ بن رہی ہے۔ تمہاری بیٹی بھی تو تمہاری طرح بونی ہوگی"۔ عمرو عیار نے کہا۔

"اگر بادشاہ ظالم نہ ہوتا تو یقیناً" میں اور میری بیٹی خوش ہوتے۔ لیکن بونا بادشاہ بے حد ظالم اور سفاک ہے۔ وہ ہر ماہ ایک خوبصورت لڑکی کو اٹھا کر اپنے محل میں لے جاتا ہے۔ اس سے شادی کرتا ہے اور ایک ماہ بعد اُسے ہلاک کر دیتا ہے۔ پھر نئی لڑکی اٹھا لیتا ہے۔ اس لئے میں رو رہی ہوں کہ ظالم بادشاہ عادت کے مطابق ایک ماہ بعد میری بیٹی جلمی کو ہلاک کر دے گا۔ وہ میری اکلوتی بیٹی ہے اور بے حد معصوم ہے"۔ بوڑھی بونی عورت نے ایک بار پھر زار و قطار روتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی پھر تو رونے والی بات ہے لیکن بڑھیا! اب تک تو بادشاہ تمہاری بیٹی کو ملکہ بنا چکا ہوگا۔ اب اگر بادشاہ کو مار بھی دیا جائے تو تمہاری بیٹی تو بیوہ

ہو جائے گی اور پھر اس سے شادی کون کریگا"۔ عمرو عیار نے کہا۔

" اجنبی آدمی! تمہیں بونوں کی دنیا کے رسم و رواج کا علم نہیں ہے۔ بونا بادشاہ چودھویں کی رات کو میری بیٹی سے شادی کرے گا۔ اور ابھی چودھویں کی رات کو چار راتیں باقی ہیں۔ ابھی اس نے میری بیٹی سے شادی نہیں کی اور دوسری بات یہ کہ اگر بادشاہ کسی لڑکی کو شادی کے لئے نامزد کر لے اور شادی سے پہلے مر جائے تو وہ لڑکی ملک کی ملکہ بن جائے گی۔ اس طرح پورے ملک کی بادشاہت بھی اس کے قبضہ میں آ جائے گی۔ اور پھر وہ اپنی مرضی سے جس سے چاہے شادی بھی کر لے گی"۔ بوڑھی بونی عورت نے عمرو عیار کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

" اوہ! تو تم چاہتی ہو کہ شادی سے پہلے بادشاہ کو مار دیا جائے۔ تاکہ تمہاری بیٹی ملکہ بھی بن جائے اور پھر اپنی مرضی سے شادی

بھی کر سکے اور بادشاہ اُسے ایک ماہ بعد ہلاک بھی نہ کر سکے"۔ عمرو عیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ خود عیّار تھا اس لئے ایسی باتیں اُسے جلدی سمجھ میں آ جاتی تھیں۔

"ہاں! میں یہی چاہتی ہوں"۔ بڑھیا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن اس سلسلے میں عمرو عیار تمہاری کیا مدد کر سکتا ہے۔ اوّل تو وہ بونوں کی دنیا میں جا ہی نہ سکے گا۔ اور اگر چلا بھی گیا تو بہرحال بادشاہ کے پاس تو پوری فوج ہوگی وہ اُسے مروا دے گا"۔ عمرو عیار نے کہا۔

"میں نے سُنا ہے کہ عمرو دنیا کا سب سے بڑا عیّار ہے۔ اس نے اپنی عیاری سے بڑے بڑے جادوگروں کا خاتمہ کر دیا ہے۔ وہ اگر چاہے تو ضرور میری بیٹی کا کام کر سکتا ہے۔ اس لئے میں اُسے تلاش کرتی پھر رہی ہوں۔ باقی رہی

بونوں کی دنیا میں جانے کی بات تو میں اُسے وہاں لے جاؤں گی. میں اُسے وہ خفیہ راستہ بتاؤں گی جس راستے سے وہ اس دنیا میں داخل ہو سکے گا۔ بس تم مجھے اس سے ملا دو"۔ بوڑھی عورت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن بوڑھی عورت! عمرو عیار کو تمہارے ساتھ جانے کا کیا فائدہ ہوگا۔ وہ تو مفت کے کام نہیں کیا کرتا۔ اور تمہارے پاس اتنی دولت کہاں کہ تم اُسے دولت دے کر لے جا سکو"۔ عمرو عیار نے کہا وہ دراصل پہلے سب کچھ معلوم کرنا چاہتا تھا۔

" اس بات کی فکر نہ کرو۔ میرے پاس دو ایسے لعل ہیں کہ جن کی قیمت سات بادشاہوں کے خزانے بھی نہیں دے سکتے۔ وہ دنیا کے سب سے قیمتی لعل ہیں۔ میں ایک لعل عمرو عیار کو پہلے دے دوں گی اور دوسرا اس وقت دُوں گی جب وہ بونے بادشاہ کو ہلاک کر دیگا۔ اور اس کے

بعد جب میری بیٹی ملکہ بن جائے گی تو پھر وہ اپنے ملک کا آدھا خزانہ انعام میں عمرو عیار کو دے دیگی ہونے بادشاہ کے پاس اتنا خزانہ ہے کہ تمہاری ساری دنیا کے بادشاہوں کے پاس بھی نہیں ہوگا"۔ بوڑھی عورت نے کہا۔

"اچھا! یہ بات ہے تو دکھاؤ کہاں ہیں وہ لعل"؟ عمرو عیار نے لالچ بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ میں صرف عمرو عیار کو ہی دکھا سکتی ہوں، تمہیں نہیں"۔ بوڑھی عورت نے بڑے مضبوط لہجے میں کہا۔

"دیکھو تم چھوٹی سی ہو۔ اور جنگل میں اکیلی ہو۔ اگر میں زبردستی تم سے دونوں لعل چھین لوں اور تمہیں مار ڈالوں تو تم کیا کر سکتی ہو"۔ عمرو عیار نے کہا۔

"مجھے مارنے کے بعد بھی تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔ میں نے ایک لعل اس جنگل میں ایک جگہ چھپا رکھا ہے اور دوسرا لعل وہاں

بونوں کی دنیا میں میرے گھر میں چھپا ہوا ہے۔ اور سنو! تم جو کوئی بھی ہو مجھ پر رحم کرو اور مجھے عمرو عیار سے ملا دو"۔ بوڑھی عورت نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں عمرو عیار سے ملا دوں تو اسے تو لعل بھی مل جائیں گے اور بونے بادشاہ کا آدھا خزانہ بھی۔ لیکن مجھے کیا ملے گا"۔ عمرو عیار نے اپنی لالچی طبیعت سے مجبور ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر تم مجھے عمرو عیار سے ملا دو تو میں تمہیں ایک قیمتی مالا انعام میں دونگی"۔ بوڑھی عورت نے کہا۔

"لیکن تم عمرو عیار کو کیسے پہچانو گی۔ ہو سکتا ہے میں کسی غلط آدمی کو ملا دوں اور وہ عمرو عیار بن کر تم سے لعل حاصل کر لے اور پھر تمہیں مار ڈالے"۔ عمرو عیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے عمرو عیار کی ایک خاص نشانی بتائی

گئی ہے۔ ایک ایسی نشانی جو اور کسی آدمی میں نہیں ہے۔ میں پہلے وہ نشانی دیکھوں گی پھر اُسے لعل دُوں گی"۔ بوڑھی عورت نے جواب دیا۔

"اچھا! ایسی کونسی نشانی ہے۔ کچھ بتاؤ تو سہی"۔ عمرو عیار نے چونکتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم وعدہ کرو کہ مجھے عمرو عیار سے ملا دوگے۔ پھر میں نشانی بھی بتا دونگی"۔ بوڑھی عورت نے کہا۔

"میں ایک صورت میں وعدہ کرتا ہوں کہ تم بھی وعدہ کرو کہ مجھے وہ قیمتی مالا دوگی"۔ عمرو عیار نے بھی جواب میں وعدہ لینا چاہا۔

"میں وعدہ کرتی ہوں کہ اگر تم مجھے عمرو عیار سے ملا دو تو میں تمہیں ابھی قیمتی مالا انعام میں دونگی"۔ بوڑھی عورت نے فوراً ہی وعدہ کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میں بھی وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں ابھی عمرو عیار سے ملا دونگا۔ تم وہ نشانی بتاؤ"۔ عمرو عیار نے کہا۔

"اس کی خاص نشانی یہ ہے کہ اس کے گنجے سر کے عین درمیان میں قدرتی طور پر چاند کا نشان ہے۔ چاند جیسا نشان۔ بس یہی اس کی خاص نشانی ہے"۔ بوڑھی عورت نے کہا اور عمرو عیار یہ نشانی سُن کر حیران رہ گیا۔ کیونکہ واقعی اس کے سر پر بچپن سے ہی چاند کا نشان تھا۔ لیکن اس نشانی کا تو کسی کو پتہ ہی نہ تھا۔ کیونکہ وہ کبھی سر سے پگڑی نہ اتارتا تھا۔ پھر اس بوڑھی عورت کو اس نشانی کا کیسے علم ہوگیا۔

"کمال ہے بوڑھی عورت! تمہیں اس نشانی کا کیسے پتہ چلا۔ کس نے بتائی ہے تمہیں یہ نشانی"؟ عمرو عیار نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہمارے ہاں ایک بزرگ ہیں بونا بزرگ، وہ ایک غار میں رہتے ہیں اور کسی سے نہیں ملتے۔ لیکن وہ دُور سے ہمارے رشتہ دار لگتے ہیں۔ جب میری بیٹی کو بادشاہ کے

سپاہی پکڑ کر لے گئے تو میں روتی پیٹتی اس کے پاس گئی۔ اس نے مجھے کہا کہ کسی طرح میں عمرو عیار کو تلاش کر کے اس کام پر آمادہ کروں۔ وہ دنیا کا سب سے بڑا عیار ہے۔ وہ ضرور اس ظالم بادشاہ کا خاتمہ کر دے گا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ انتہائی لالچی آدمی ہے۔ بغیر دولت لئے وہ کسی کا کام نہیں کرتا۔ یہ نشانی بھی انہوں نے ہی بتائی تھی"۔ بوڑھی عورت نے جواب دیا۔

"اچھا پھر لاؤ وہ قیمتی مالا۔ عمرو عیار تمہارے سامنے کھڑا ہے"۔ عمرو عیار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تت تم عمرو عیار ہو۔ کیا واقعی۔ وہ نشانی دکھاؤ۔ اس طرح میں کیسے یقین کر لوں"۔ بوڑھی عورت نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"لو دیکھو"! عمرو عیار نے مسکرا کر اپنی پگڑی اتاری اور پھر ایک ہاتھ سے اس بوڑھی عورت کو اٹھا کر اپنے سر سے اونچا کر دیا تاکہ وہ آسانی سے اس کے

سر پر موجود چاند کا نشان دیکھ لے۔ ورنہ اس بوڑھی عورت کو اپنی کھوپڑی دکھانے کے لئے عمرو عیار کو زمین تک جھکنا پڑتا۔

" ہاں واقعی تم عمرو عیار ہو۔ یہ نشانی تم میں واقعی موجود ہے۔ لیکن تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا"۔ بوڑھی عورت نے کہا۔

" اگر پہلے بتا دیتا تو تم سے وہ قیمتی مالا کیسے حاصل کرتا"۔ عمرو عیار نے ہنستے ہوتے کہا اور بوڑھی عورت بھی اس کی عیاری پر ہنس پڑی۔

" تم واقعی لالچی ہو اور عیار بھی۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ تم سے ملاقات ہو گئی"۔ بوڑھی عورت نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی سی مالا نکالی جس میں واقعی انتہائی قیمتی جواہرات موجود تھے۔ عمرو عیار نے جلدی سے اس کے ہاتھ سے مالا لی اور پھر اُسے اپنی زنبیل میں ڈال لیا۔

" اب نکالو وہ لعل کہاں ہے؟ میں تمہارے

ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں"۔ عمرو عیار نے مالا زنبیل میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی تم اس بونے بادشاہ کا خاتمہ کر دوگے۔ اس کے پاس بہت سی فوج ہے اور وہ بے حد ظالم اور سفاک ہے"۔ بوڑھی عورت نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو بوڑھی بونی! بس صرف مجھے اس تک پہنچا دو۔ میں نے بڑے بڑے جادوگروں کا اپنی عیاری سے خاتمہ کر دیا ہے یہ بونا بادشاہ بھلا کیا حیثیت رکھتا ہے"۔ عمرو عیار نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"شکریہ عمرو عیار، بے حد شکریہ! یہ لو لعل"۔ بوڑھی عورت نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک بڑا سا لعل نکال کر عمرو عیار کی طرف بڑھا دیا۔ لعل اتنا بڑا اور اتنا قیمتی تھا کہ عمرو عیار کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اس نے جھپٹ کر وہ لعل بوڑھی عورت کے ہاتھ سے لیا اور اُسے چند لمحے غور

سے دیکھنے کے بعد جلدی سے اپنی زنبیل میں ڈال لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ دوسرا لعل بھی تمہارے پاس ہی ہوگا۔ تم نے پہلے مجھے چکمہ دیا تھا کہ میں نے لعل جنگل میں چھپایا رکھا ہے؛" عمرو عیار نے کہا۔

"تم بے شک میری تلاشی لے لو۔ دوسرا لعل میرے پاس نہیں ہے۔ اور تم خود سوچو عمرو عیار! اگر میں کسی اجنبی کو بتا دیتی کہ لعل میرے پاس ہے تو اس قیمتی لعل کے لئے وہ میرا گلا نہ گھونٹ دیتا۔ اس لئے مجھے بہانہ کرنا پڑا۔" بوڑھی عورت نے جواب دیا اور عمرو عیار نے سر ہلا دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ اب مجھے اس بادشاہ کے پاس لے چلو۔" عمرو عیار نے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ۔" بوڑھی عورت نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ لیکن بونی ہونے کی وجہ سے اس کے قدم بہت چھوٹے تھے۔

"کتنی دُور ہے تمہارا ملک؟" عمرو عیار نے

پوچھا۔

"اس جنگل کے ختم ہونے کے بعد ایک پہاڑی آتی ہے۔ اس پہاڑی سے ہمارے ملک کو راستہ جاتا ہے"۔ بوڑھی عورت نے جواب دیا۔

"تو پھر میں تمہیں ہاتھ میں اٹھا لیتا ہوں۔ تم مجھے راستہ بتاتی جاؤ ورنہ جس طرح تم چل رہی ہو، تم تو جنگل سے نکلتے نکلتے دو دن لگا دوگی"۔ عمرو عیار نے کہا اور پھر اس نے بوڑھی عورت کو اٹھا کر اپنے کندھے پر بٹھا لیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف کو چل پڑا جدھر بوڑھی عورت نے اشارہ کیا تھا۔

تقریباً ایک پہر چلنے کے بعد جنگل ختم ہوا تو سامنے کچھ فاصلے پر ایک خشک پہاڑی نظر آنے لگ گئی۔

"اس پہاڑی میں وہ راستہ ہے"۔ بوڑھی عورت نے جو عمرو عیار کے کندھے پر بڑے مطمئن انداز میں بیٹھی ہوئی تھی کہا، اور

عمرو عیار نے اپنے قدم اس پہاڑی کی طرف بڑھا دیئے۔

پہاڑی پر پہنچ کر بوڑھی عورت اُسے مختلف چٹانوں پر سے چلاتی ہوئی ایک غار کی طرف لے گئی۔ یہ ایک خاصی بڑی غار تھی۔ عمرو عیار بوڑھی عورت کے کہنے پر اس غار میں داخل ہو گیا۔ لیکن غار تھوڑی دُور جا کر بند ہو گئی۔

"یہ تو بند ہو گئی"۔ عمرو عیار نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں! بظاہر یہ بند ہے۔ لیکن اس کی جڑ میں اگر تم پیر مارو گے تو یہ دیوار ہٹ جائے گی اور دوسری طرف سے بونوں کا ملک شروع ہو جائے گا۔ تم ایسا کرو، مجھے یہیں اُتار دو اور خود اکیلے اندر جاؤ۔ اگر بادشاہ کو پتہ چل گیا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تو وہ ساری بات سمجھ جائے گا۔ اور مجھے اور میری بیٹی دونوں کو فوراً ہلاک کر دیگا۔ تم کوئی اور بہانہ کر لینا۔ ہمارا نام نہ آئے"۔

بوڑھی عورت نے اُسے سمجھایا تو عمرو عیار نے سر ہلا دیا۔ وہ بوڑھی عورت کی بات سمجھ گیا تھا۔ چنانچہ اس نے بوڈھی عورت کو کاندھے سے اتار کر ایک طرف کھڑا کر دیا اور پھر اس نے دیوار کی جڑ میں زور سے پیر مارا۔ دوسرے لمحے ایک زبردست دھماکہ ہوا اور دیوار غائب ہوگئی۔ اب دوسری طرف ایک بہت بڑا میدان نظر آ رہا تھا جس کے چاروں طرف اونچی اونچی پہاڑیاں تھیں۔ ایک طرف انتہائی گھنا جنگل تھا۔ عمرو عیار اس خلا میں سے نکل کر جیسے ہی دوسری طرف گیا اس کی پشت پر دیوار برابر ہوگئی۔ اب وہ اس میدان میں کھڑا تھا۔ اُسے کہیں بھی بونوں کی بستی یا بونے بادشاہ کا محل نظر نہ آ رہا تھا۔ البتہ ایک طرف پہاڑ پر موجود درختوں کے پیچھے اُسے کسی مکان کی جھلک سی ضرور نظر آ رہی تھی۔ چنانچہ عمرو عیار اس طرف چل پڑا۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس پہاڑی پر پہنچ گیا۔ اس

نے دیکھا کہ درختوں کے پیچھے پہاڑی ڈھلان
پر ایک بڑا اور خوبصورت محل بنا ہوا تھا۔
جس کے گرد تلواریں اٹھائے اور سُرخ پگڑیاں
باندھے بونے سپاہی بڑی ہوشیاری سے پہرہ
دے رہے تھے۔ عمرو عیار سمجھ گیا کہ یقیناً
یہی شاہی محل ہوگا اور بوڑھی عورت کی
بیٹی اس محل میں موجود ہوگی۔ وہ تیز تیز
قدم اٹھاتا اس محل کی طرف بڑھنے لگا۔
جیسے ہی وہ درختوں کی آڑ سے نکلا
محل کے گرد پہرہ دینے والے سپاہیوں نے
اُسے دیکھ لیا۔ پہلے تھوڑی دیر تک تو وہ
حیرت سے بُت بنے عمرو عیار کو دیکھتے
رہے۔ شاید انہیں یقین نہ آ رہا تھا کہ
اتنے لمبے چوڑے قد کا آدمی بھی ہو سکتا
ہے۔ لیکن پھر وہ سب چیختے ہوئے تلواریں
نکال کر عمرو عیار کی دوڑنے لگے۔ ان کا
انداز ایسے تھا جیسے وہ ابھی تلواریں مار مار
کر عمرو عیار کا خاتمہ کر دیں گے۔
"ٹھہرو ٹھہرو۔ رک جاؤ۔ میں تمہارے بادشاہ

کا مہمان ہوں"۔ عمرو عیار نے انہیں اس طرح اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔ اور وہ سب سپاہی اس کی گرجدار آواز سُن کر ٹھٹھک کر رُک گئے۔ پھر ان میں سے ایک آگے بڑھا اور عمرو عیار کے قریب آکر رُک گیا۔

"کون ہو تم؟ اور ہماری دنیا میں تمہیں آنے کی جرأت کیسے ہوئی۔ تمہیں معلوم نہیں کہ یہاں کوئی بھی داخل نہیں ہوسکتا اور جو ہمارے بادشاہ کی اجازت کے بغیر داخل ہوتا ہے اس کی سزا موت ہے"۔ اس بونے نے اپنی طرف سے زور سے چیختے ہوئے کہا لیکن عمرو عیار کو اس کی آواز ایسے سنائی دی جیسے کوئی گلہری چیں چیں کر رہی ہو۔

"میرا نام عمرو ہے۔ اور میں تمہاری دنیا کی سیر کرنے اور تمہارے بادشاہ سے ملنے آیا ہوں۔ میرے پاس تمہارے بادشاہ کے لئے ایک انتہائی قیمتی تحفہ موجود ہے"۔ عمرو عیار نے جواب دیا۔ گو اس نے اپنی طرف سے

آہستہ سے بات کی تھی لیکن اس بونے کے لئے اس کی آواز اتنی تیز تھی کہ وہ بے اختیار اپنے دونوں کانوں کو دبائے کئی قدم پیچھے لڑکھڑاتا ہوا ہٹ گیا۔

"تم یہیں ٹھہرو۔ ہم بادشاہ سلامت کو اطلاع کرتے ہیں"۔ بونے نے دور سے ہی چیں چیں کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں یہاں کھڑا ہوں"۔ عمرو عیار نے سر ہلاتے ہوئے پہلے سے بھی زیادہ آہستہ سے کہا اور پھر وہ سپاہی دوڑتا ہوا واپس محل کے دروازے کی طرف چلا گیا۔

محل گو خاصا بڑا تھا لیکن تھا تو وہ بونوں کا ہی محل۔ اس لئے وہ اتنا بڑا بہرحال نہ تھا کہ عمرو عیار اس میں داخل ہو سکتا۔

تھوڑی دیر بعد محل کا دروازہ کھلا، اور ایک اور بونا باہر نکلا جس کی بڑی بڑی مونچھیں اور داڑھی تھی۔ اور اس نے شاہانہ لباس پہن رکھا تھا۔ اور سر پر شاہی تاج تھا۔ وہ ایک چھوٹے سے گھوڑے پر سوار

تھا۔ اس کے پیچھے چار پانچ درباری بھی
تھے جو بڑے مؤدبانہ انداز میں پیدل چل
رہے تھے۔ عمرو عیار سمجھ گیا کہ یہی وہ
ظالم بادشاہ ہے جس کو ہلاک کرنے کے
لئے وہ آیا ہے۔

بادشاہ پہلے تو حیرت سے عمرو عیار کو
دیکھتا رہا۔ پھر وہ گھوڑا دوڑاتا ہوا عمرو عیار
کے پاس پہنچ گیا۔

عمرو عیار نے جھک کر بڑے مؤدبانہ انداز
میں سلام کیا تو بادشاہ کا چہرہ خوشی سے
کھل اٹھا۔ ظاہر ہے اتنا لمبا چوڑا آدمی اسے
سلام کر رہا تھا۔

"کون ہو تم، اور ہمارے ملک میں تم
نے آنے کی کیسے جرأت کی"؟ بادشاہ نے
اپنی طرف سے بڑے کڑکدار لہجے میں کہا۔
لیکن عمرو عیار کے کانوں میں اس کی آواز
ایسے پہنچی جیسے کوئی چھوٹا سا بچہ بول رہا ہو۔

"بادشاہ سلامت! میرا نام عمرو ہے۔ میں
ایک تاجر ہوں۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ آپ

بے حد رحمدل ، سخی اور نیک بادشاہ ہیں . اور ان لوگوں کی قدر کرتے ہیں جو آپ کو قیمتی تحفہ دیں . اس لئے میں سیر کرنے یہاں آگیا ہوں . اور میرے پاس آپ کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے ". عمرو عیار نے آہستہ سے کہا .

" ہاں ، تم نے ٹھیک سُنا ہے عمرو ! کہ ہم انتہائی رحمدل ، سخی اور نیک بادشاہ ہیں اور واقعی ہم اس آدمی کی قدر کرتے ہیں جو ہمیں تحفہ دے . بولو ! کونسا تحفہ لے کر آئے ہو ہمارے لئے ". بادشاہ نے خوش ہوتے ہوتے جواب دیا اور عمرو عیار نے زنبیل میں ہاتھ ڈال کر ایک چھ کونوں والا ہیرا نکالا . یہ چھ کونوں والا ہیرا دنیا کا نایاب ترین ہیرا تھا اور عمرو عیار اسے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتا تھا . لیکن اُسے معلوم تھا کہ آخر کار اس نے اس بادشاہ کو ہلاک کر دینا ہے اور آدھے خزانے کے ساتھ ساتھ یہ ہیرا بھی واپس آجائے گا .

اس لئے اس نے یہ چھ کونوں والا ہیرا نکال کر بڑے ادب سے بادشاہ کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ! چھ کونوں والا ہیرا۔ واہ واہ! یہ تو دنیا کا نایاب ترین ہیرا ہے۔ میں تو بڑی مدّت سے اس ہیرے کی تلاش میں تھا۔ شکریہ اجنبی! ہم تمہارا یہ تحفہ قبول کرتے ہیں اور تمہیں اجازت دیتے ہیں کہ تم جب تک چاہو ہمارے ملک میں مہمان کے طور پر رہ سکتے ہو۔ یہاں کی سیر کر سکتے ہو۔ اور جب تمہارا دل بھر جائے تو تم واپس بھی جا سکتے ہو"۔ بونے بادشاہ نے گھوڑے کی پشت پر ہی خوشی سے اُچھلنا شروع کر دیا۔

"بہت بہت شکریہ بادشاہ سلامت! آپ واقعی بے حد رحمدل اور نیک بادشاہ ہیں۔ لیکن بادشاہ سلامت! میں رہوں گا کہاں؟ یہاں میرے قد و قامت جیسا کوئی مکان ہے۔ اور یہ بھی بادشاہ سلامت کہ میں آپ کے

خوبصورت محل کی سیر بھی کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے سُنا ہے کہ آپ کا محل دنیا کا خوبصورت ترین محل ہے"۔ عمروعیار نے جھک کر سلام کرتے ہوئے کہا۔

" دیکھو! ہمارے پاس تمہارے رہنے کے لئے کوئی مکان نہیں ہے۔ البتہ ہمارے محل کے قریب ہی ایک بڑی سی غار ہے تم وہیں رہ سکتے ہو۔ اور جہاں تک ہمارا محل دیکھنے کا تعلق ہے تم اس محل کے اندر نہیں جا سکتے۔ البتہ تمہیں اجازت ہے کہ تم اسے باہر سے دیکھ سکتے ہو"۔ بادشاہ نے چھ کونوں والے ہیرے کو انگلیوں میں گھماتے ہوئے کہا۔

" بہت بہت شکریہ بادشاہ سلامت! لیکن آپ مجھے محل کے اندر رہنے والوں سے تو ملا سکتے ہیں"۔ عمروعیار نے بڑی چالاکی سے کہا۔ وہ دراصل بادشاہ کو ہلاک کرنے سے پہلے بڑھیا کی بیٹی سے ملنا چاہتا تھا تاکہ اس سے وعدہ لے سکے کہ بادشاہ کے

مرنے کے بعد وہ آدھا خزانہ بھی اُسے دے گی اور یہ چھ کونوں والا ہیرا بھی اُسے واپس دے دیگی۔

"محل کے اندر ہمارے غلام اور کنیزیں رہتی ہیں۔ البتہ ہماری نئی ہونے والی بیوی بھی رہ رہی ہے۔ اس کا نام جلمی ہے۔ وہ بے حد خوبصورت ہے۔ ہم اس سے تمہیں ملا سکتے ہیں۔ ہم اُسے تمہارے پاس آنے کا حکم دے دیں گے"۔ بادشاہ نے کہا اور عمرو عیار کی باچھیں کھل گئیں۔ اس کا مقصد خودبخود پورا ہو رہا تھا۔

'ہمارے سپاہی تمہیں غار میں لے جائیں گے۔ اور ایک بات اور سُن لو! ہمارے ملک کا یہ قانون ہے کہ شام کے بعد کوئی شخص اپنے گھر سے باھر نہیں نکل سکتا۔ ورنہ ہم اُسے قانون کے مطابق قتل کر دیتے ہیں۔ تم چونکہ اجنبی ہو اسں لئے ہم نے تمہیں بتا دیا ہے۔ غار کا دروازہ بند ہے اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ

تمہیں قانون کے مطابق قتل کرنا پڑے۔
اس لئے رات کو میرے سپاہی تمہیں
باندھ دیں گے اور صبح ہوتے ہی تمہیں
کھول دیا جائے گا۔ بادشاہ نے کہا
" باندھ دیا جائے گا۔ بادشاہ سلامت! یہ تو
ظلم ہے، آپ زیادہ سے زیادہ غار کے
دروازے پر پہرہ لگا دیجئے "۔ عمرو عیار نے
اس نئے قانون پر پریشان ہوتے ہوئے کہا۔
" جب ہم نے تمہیں بتایا دیا ہے کہ
رات کو کوئی شخص اپنے گھر سے باہر
نہیں نکل سکتا تو پھر سپاہی کیسے پہرہ دے
سکتے ہیں۔ تم فکر نہ کرو صبح ہوتے ہی
تمہیں کھول دیا جائے گا " بادشاہ نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی وہ گھوڑا موڑ کر
واپس محل کی طرف چلا گیا۔
چونکہ شام ہونے کے قریب تھی اس لئے
بادشاہ کے سپاہی عمرو عیار کو ایک بڑی سی
غار میں لے آئے۔ یہ غار خاصی بڑی اور
کھلی تھی۔ اس کا دھانہ بھی بہت بڑا تھا۔

اور ایک طرف سے دیوار ٹوٹی ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے بڑا سا خلا بن گیا تھا۔

عمرو عیار غار میں آکر بیٹھ گیا۔ سپاہیوں نے جلدی سے غار کی صفائی کر دی اور پھر شاہی محل سے عمرو عیار کے لئے کھانا لایا گیا۔ بے شمار سپاہی کھانے کا سامان اٹھا کر لے آئے اور عمرو عیار نے دل بھر کر کھانا کھایا۔ اس کے بعد پانی پی کر وہ غار میں زمین پر ہی لیٹ گیا۔ سپاہی بے شمار رسیاں اور کھونٹے لے کر آئے اور انہوں نے عمرو عیار کے جسم کے گرد کھونٹے گاڑھ کر مضبوط رسیوں سے عمرو عیار کو ان کھونٹوں سے باندھ دیا اور پھر وہ سب چلے گئے۔

عمرو عیار خاموشی سے لیٹ گیا۔ کیونکہ بہرحال یہ اس ملک کا قانون تھا۔ اسے یقین تھا کہ صبح وہ اس بوڑھی کی بیٹی سے مل کر اس سے وعدہ لے گا۔ اور پھر کسی بھی بہانے اس بادشاہ کو غار میں بلا کر ایک لمحے میں پکڑ کر ہلاک کر

دے گا۔ اُسے یہ مہم بے حد آسان لگ رہی تھی۔ بھلا ایک بونے کو پکڑنے اور مارنے میں کتنی دیر لگتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد عمرو عیار کو نیند آگئی اور اس کے خراٹے غار میں گونجنے لگے۔ پھر چیں چیں کی نسوانی آواز سنتے ہی اس کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے دیکھا کہ صبح ہو چکی تھی اور سورج کی روشنی دہانے سے پوری غار میں پھیلی ہوئی تھی۔ عمرو عیار چونکہ تھکا ہوا تھا اس لئے وہ گہری نیند سوتا رہا تھا۔ چونکہ وہ بندھا ہوا تھا اس لئے وہ اُٹھ کر نہ بیٹھ سکتا تھا۔ اس نے سر موڑ کر اس آواز کی طرف دیکھا تو اس نے ایک چھوٹی سی مگر انتہائی خوبصورت لڑکی کو اپنے سر کے قریب کھڑے دیکھا۔ اس نے شاہانہ لباس پہن رکھا تھا۔ اور بالوں میں پھول گوندھے ہوئے تھے۔

"تم کون ہو؟" عمرو عیار نے آہستہ سے پوچھا تو وہ لڑکی جھجک کر دو قدم پیچھے

ہٹ گئی۔

"میرا نام جلمی ہے۔ میں بادشاہ کی ہونے والی بیوی ہوں۔ مجھے بادشاہ نے حکم دیا ہے کہ تم سے آکر مل جاؤں۔ تم کتنے لمبے چوڑے اور بڑے ہو؟" جلمی کی باریک سی آواز سنائی دی۔

"تم اس بوڑھی عورت راکی کی بیٹی ہو؟" عمرو عیار نے پوچھا۔

"ہاں ہاں! میں راکی کی بیٹی ہوں۔ تم اُسے کیسے جانتے ہو؟" جلمی نے اُسی طرح باریک سی آواز میں کہا۔ اس کی آواز اتنی باریک تھی کہ عمرو عیار اس کا جواب پوری طرح نہ سُن سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے ہاتھ بڑھا کر جلمی کو اپنی مُٹھی میں پکڑا اور اُسے اُٹھا کر اونچی کر دیا تاکہ وہ اس کی بات کو آسانی سے سمجھ سکے۔

"ارے ارے یہ کیا کر رہے ہو۔ ارے مجھے چھوڑ دو۔" جلمی نے بُری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"صبر کرو۔ میں تمہیں کھا تو نہیں رہا۔ میں تو تم سے باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ دیکھو میرا نام عمرو عیار ہے۔ مجھے تمہاری ماں بلا کر لائی ہے۔ کیونکہ بادشاہ زبردستی تم سے شادی کر رہا ہے۔ اور شادی کے ایک ماہ بعد وہ تمہیں ہلاک کر دے گا۔ اس لئے تمہاری ماں نے کہا ہے کہ اگر شادی سے پہلے میں بونے بادشاہ کو ہلاک کر دوں تو تم ملکہ بن جاؤ گی اور پھر تم مجھے بادشاہ کا آدھا خزانہ انعام میں دو گی اور تمہاری بوڑھی ماں مجھے انعام میں ایک لعل دے گی"۔ عمرو عیار نے اپنی آواز کو آہستہ کرتے ہوئے کہا تاکہ جلمی اسے آسانی سے سن لے۔

"اوہ! تو تم ہو عمرو عیار۔ اوہ! مجھے بڑی خوشی ہے۔ اگر تم اس ظالم بادشاہ کو ہلاک کر دو تو واقعی میں تمہیں آدھا خزانہ دے دونگی"۔ جلمی نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔

"ایک وعدہ اور کرو کہ اس خزانے کے ساتھ ساتھ تم مجھے وہ چھ کونوں والا ہیرا

بھی واپس دو گی جو میں نے کل شام تحفہ کے طور پر بادشاہ کو دیا ہے"۔ عمرو عیار نے کہا۔

"اوہ! تو وہ ہیرا تم نے بادشاہ کو دیا ہے۔ بادشاہ اس ہیرے کو پاکر بیحد خوش تھا۔ ٹھیک ہے۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ وہ ہیرا بھی تمھیں واپس ملے گا۔ لیکن تم بادشاہ کو ہلاک کیسے کرو گے؟ شادی ہونے میں اب صرف دو راتیں باقی رہ گئی ہیں۔ اگر شادی کے بعد تم نے بادشاہ کو ہلاک کیا تو پھر رواج کے مطابق میں اس کی بیوہ کہلاؤں گی۔ اور مجھے بھی بادشاہ کے ساتھ ہی مار دیا جائے گا"۔ جلمی نے پریشان انداز میں کہا۔

"اس بڈھے کو مارنے میں کونسی دیر لگتی ہے۔ میں ابھی اُسے بُلا کر پکڑوں گا اور اس کی گردن مروڑ دُوں گا۔ بس وہ مر جائے گا"۔ عمرو عیار نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ارے تو تمہیں میری ماں نے یہ نہیں بتایا کہ بونا بادشاہ کو کیسے مارا جاتا ہے۔ اوہ سنو عمرو عیار! بونوں میں سے جو بادشاہ بنتا ہے وہ جادوگروں کی طرح اپنی رُوح کو کسی جگہ چھُپا کر رکھتا ہے اور جب تک اس رُوح کو نہ مارا جائے بونا بادشاہ نہیں مر سکتا۔" جلمی نے کہا۔

"اوہ! یہ کیا چکر ہے۔ ارے واقعی مجھے تو اس بات کا علم نہ تھا۔ پھر جلدی بتاؤ کہ اس بونے بادشاہ کی رُوح کہاں چھُپی ہوتی ہے؟" عمرو عیار نے پریشان لہجے میں پوچھا۔ یہ ایک نئی بات تھی جس کا اُسے پہلے علم ہی نہ تھا۔ وہ تو یہی سمجھ رہا تھا کہ بکس گردن مروڑ کر بادشاہ کو مار ڈالے گا۔

"اس بونے بادشاہ کی رُوح ایک سنہرے رنگ کی چڑیا میں ہے اور یہ چڑیا ایک پنجرے میں بند ہے اور اسے بادشاہ نے کہاں چھُپا رکھا ہے۔ اس کے متعلق کسی

کو معلوم نہیں ہے۔ اور سنو! سپاہیوں کا شور سنائی دے رہا ہے۔ تم مجھے فوراً چھوڑ دو۔ ورنہ بادشاہ تمہیں مار ڈالے گا۔" جلمی نے کہا۔

"اس کی کیا جرأت کہ مجھے مارے۔ تم مجھے وہ جگہ بتاؤ جہاں یہ پنجرہ موجود ہے۔" عمروعیار نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم، اور یقین کرو کسی کو بھی نہیں معلوم۔ صرف بادشاہ ہی وہ جگہ جانتا ہے۔" جلمی نے عمرو عیار کے ہاتھ میں کسمساتے ہوئے کہا۔

"اس نے یہ پنجرہ اپنے محل کے کسی تہہ خانے میں تو نہیں چھپا رکھا؟" عمرو عیار نے پوچھا۔

"نہیں، قانون کے مطابق اُسے یہ پنجرہ محل سے باہر چھپانا ہوتا ہے۔" جلمی نے جواب دیا۔

اُسی لمحے گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز سنائی دی۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے بادشاہ

گھوڑے پر سوار غار کے اندر آگیا۔ اس کے پیچھے بے شمار سپاہی تلواریں اٹھائے شور مچاتے عمرو عیار کی طرف دوڑے چلے آرہے تھے پوری فوج کی فوج تھی۔

"تم نے یہ جرأت کیسے کی کہ ہماری ہونے والی بیوی کو ہاتھ لگا سکو۔ تمہیں معلوم ہے کہ اس کی سزا موت ہے۔" بادشاہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ جلمی ابھی تک عمرو عیار کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔ یہ ایک نئی افتاد تھی۔ اسی لمحے سپاہی بھی تلواریں اٹھائے اس کے سر پر پہنچ گئے۔ عمرو عیار نے جلدی سے جلمی کو چھوڑ دو۔

"ارے میں تو اس سے باتیں کر رہا تھا"۔ عمرو عیار نے پریشان لہجے میں کہا۔ وہ بدستور رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ اور سپاہی اس کے سر پر پہنچ چکے تھے۔ پیچھے غار کے دھانے اور ٹوٹی ہوئی دیوار سے بھی سینکڑوں سپاہی آتے نظر آرہے تھے۔

"مار ڈالو۔ اسے مار ڈالو۔ اس نے ہماری عزت پر ہاتھ ڈالا ہے"۔ بادشاہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

اسی لمحے دو سپاہیوں نے عمرو عیار پر تلواروں کے وار کر دیئے۔ لیکن عمرو عیار نے جلدی سے اپنے جسم کو پوری قوت سے حرکت دی اور اس کے جسم سے بندھی ہوئی رسیاں نہ صرف کچے دھاگوں کی طرح ٹوٹتی چلی گئیں بلکہ اس کا ہاتھ لگنے سے وہ دونوں سپاہی بھی تلواروں سمیت اُڑتے ہوئے اپنے ساتھیوں پر جا گرے۔ عمرو عیار اچھل کر کھڑا ہوا۔ لیکن آنے والی فوج اس قدر زیادہ تھی کہ وہ کس کس سے لڑتا۔ چنانچہ اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی زنبیل میں سے چادر سلیمانی نکالی اور اپنے اوپر اوڑھ لی۔

"ارے یہ کہاں غائب ہوگیا؟" بادشاہ اور سپاہیوں نے بیک وقت چیختے ہوئے کہا۔ عمرو عیار کو بادشاہ پر بے حد غصہ تھا۔ اس

لیے اس نے ہاتھ بڑھایا اور گھوڑے پر بیٹھے بادشاہ کو گردن سے پکڑنا چاہا۔ لیکن اسی لمحے بادشاہ گھوڑا دوڑاتا ہوا غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ اور عمرو عیار کا وار خالی ہوگیا۔ غار کے دہانے کی طرف چونکہ سپاہی ہی سپاہی بھرے ہوئے تھے اس لئے عمرو عیار اس طرف نہ جا سکا۔ وہ ایک طرف کھڑا ہوگیا۔

"ان دہانوں پر پہرہ دو۔ میں کاکوش کو بلا لاؤں۔ وہ بتائے گا کہ یہ اجنبی کہاں چلا گیا ہے"۔ بادشاہ نے غار کے دہانے کے قریب پہنچ کر چیختے ہوئے کہا اور گھوڑا دوڑاتا ہوا غار سے باہر نکل گیا۔ بےشمار سپاہی تلواریں سونتے غار کے دہانے اور ٹوٹی ہوئی جگہ پر جم گئے۔ جلمی بھی بادشاہ کے پیچھے ہی چلی گئی تھی۔

عمرو عیار اب کھڑا سوچ رہا تھا کہ کیسے اس جگہ کو تلاش کرے جہاں بادشاہ نے سنہری چڑیا والا پنجرہ چھپایا ہوا ہے جبکہ

بادشاہ اور اس کے سپاہی بھی اس کے خلاف ہو چکے تھے۔

ابھی وہ کھڑا سوچ ہی رہا تھا کہ گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ اور پھر دو گھوڑے اندر داخل ہوئے ایک پر بادشاہ اور دوسرے پر ایک بہت بوڑھا بونا بیٹھا ہوا تھا۔ دونوں گھوڑے غار کے دھانے کے اندر آکر رک گئے۔

"بتاؤ کاکوش! وہ اجنبی اچانک کہاں غائب ہوگیا اور کیسے"؟ بادشاہ نے بڑے کرخت لہجے میں دوسرے گھوڑے پر سوار بوڑھے بونے سے مخاطب ہوکر کہا۔

"بادشاہ سلامت! میرا علم بتا رہا ہے کہ وہ اجنبی اسی غار میں ہے۔ اس نے کوئی ایسی چادر اوڑھ رکھی ہے جس کی وجہ سے وہ نظر نہیں آرہا"۔ بوڑھے نے جواب دیا۔ وہ چونکہ گھوڑے پر سوار تھے اس لئے ان کی آوازیں عمرو عیّار کے کانوں تک پہنچ رہی تھیں۔

عمرو عیار اس دوران آہستہ سے آگے بڑھا۔ وہ اِردگرد پھیلے ہوتے سپاہیوں سے بچ کر آگے بڑھ رہا تھا۔ تاکہ کسی سے وہ ٹکرا نہ سکے۔ اور پھر کاکوش کے گھوڑے کے قریب پہنچتے ہی اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھایا اور بوڑھے کاکوش کو جھپٹ کر اس نے اپنی چادر کے اندر چھپا لیا اور پھر تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ بوڑھا کاکوش اس کے ہاتھ میں دبا ہوا بُری طرح چیخ رہا تھا۔

" ارے کاکوش کہاں گیا۔ ارے کاکوش کہاں گیا"؛ بادشاہ نے بُری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یہ تو کوئی بلا ہے بادشاہ سلامت! جس نے ہمارے بڑے جادوگر کو غائب کر دیا ہے"۔ ایک سپاہی نے بھی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور پھر سب سپاہی خوف سے چیختے ہوئے غار کے باہر دوڑ پڑے۔ بادشاہ بھی گھوڑا دوڑاتا ہوا ان کے ساتھ ہی

باہر نکل گیا۔ اور اس طرح غار خالی ہوگیا۔
بوڑھا کاکوش ابھی تک چیخ رہا تھا۔ لیکن عمرو عیار اُسے اسی طرح ہاتھ میں جکڑے ہوئے تیزی سے غار سے باہر نکلا اور پھر جنگل کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ باہر کوئی سپاہی بھی نظر نہ آرہا تھا۔ وہ سب شاید خوف کے مارے اپنے گھروں میں چھُپ گئے تھے۔

عمرو عیار اسی طرح چادر سُلیمانی اوڑھے دوڑتا ہوا جنگل میں پہنچ گیا۔ کاکوش اس کے ہاتھ میں دبا ہوا ابھی تک پھڑک اور چیخ رہا تھا۔

جنگل میں پہنچ کر عمرو عیار زمین پر نہ رُکا۔ بلکہ جلدی سے ایک بڑے سے درخت کے اُوپر چڑھ گیا تاکہ اگر بونے اُسے ڈھونڈتے ہوئے آئیں تو وہ آسانی سے اس تک نہ پہنچ سکیں۔ وہاں ایک محفوظ جگہ پر بیٹھ کر عمرو عیار نے اپنی چادر اتار کر زنبیل میں ڈال دی۔ اور پھر وہ کاکوش

کی طرف متوجہ ہوا۔ جس کا جسم عمرو عیار کے پنجے میں تھا۔ کاکوش کے چہرے پر شدید خوف اور گھبراہٹ کے آثار نمایاں تھے۔

"اب بتاؤ کاکوش! کیا تم میرے ہاتھوں مرنا چاہتے ہو یا زندہ رہنا چاہتے ہو"؟ عمرو عیار نے اس کے جسم کو اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔ اس نے اپنا لہجہ جان بوجھ کر بڑا بھیانک سا بنا لیا تھا۔

"مم مم میں زندہ رہنا چاہتا ہوں"۔ کاکوش نے فوراً جواب دیا۔

" اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو پھر جلدی سے بتادو کہ بونے بادشاہ کی رُوح جس چڑیا میں ہے اس کا پنجرہ کہاں موجود ہے"؟ عمرو عیار نے پوچھا۔

" تو تم بونے بادشاہ کو مارنا چاہتے ہو۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر میں تمہارے ساتھ ہوں۔ میں تم سے پورا پورا تعاون کروں گا۔ کیونکہ بونا بادشاہ بے حد ظالم اور سفاک ہے۔ اور بونوں کی دنیا کا ہر شخص اس سے بیحد

تنگ ہے"۔ کاکوش نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور اس کی بات سُن کر عمرو عیّار بے حد خوش ہوا۔

"واہ! یہ تو اور بھی اچھا ہوا۔ تم فکر نہ کرو۔ بادشاہ کے مرنے کے بعد میں تمہیں وزیرِاعظم بنوا دونگا۔ یہ میرا وعدہ رہا"۔ عمرو عیار نے کہا۔

"پہلے میرے جسم سے اپنی گرفت ڈھیلی کرو۔ میرا تو سانس بند ہو رہا ہے"۔ کاکوش نے اپنی چھوٹی سی داڑھی ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں چھوڑ ہی دُونگا۔ پہلے تم میرے ساتھ مکمل تعاون کا ثبوت دو۔ اور مجھے سچ سچ بتا دو۔ اور یہ بھی یاد رکھنا میرے پاس ایک ایسا خفیہ علم ہے کہ جس سے مجھے تمہارے سچ جھوٹ کا فوراً پتہ چل جائے گا۔ اس لئے اگر تم نے جھوٹ بولا تو پھر میں تمہاری گردن مروڑ دُوں گا"۔ عمرو عیار نے کہا۔

"تو سنو! بونے بادشاہ کی رُوح والی چڑیا

کا پنجرہ کالے پہاڑ کے نیچے ایک خفیہ کمرے میں ہے۔ یہ کالا پہاڑ یہاں سے ہزاروں میل کے فاصلے پر ہے اور اس پہاڑ میں بے شمار قسم کی بلائیں رہتی ہیں جن سے انسان تو کجا، بڑے بڑے دیو بھی مقابلہ نہیں کر سکتے"۔ کاکوش نے کہا۔

"تو پھر بونا بادشاہ وہاں کیسے پہنچ گیا؟" عمرو عیار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ چونکہ اپنی رُوح رکھنے گیا تھا اس لئے ان بلاؤں نے اُسے وہاں رُوح رکھنے کی اجازت دے دی تھی"۔ کاکوشس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اگر ان بلاؤں کا خاتمہ کر دیا جائے تو پھر اس کمرے تک کیسے پہنچا جاسکتا ہے؟" عمرو عیار نے پوچھا۔

"ایک طریقہ ہے کہ اس کالے پہاڑ کے اندر ایک سفید رنگ کی چٹان ہے۔ اسے چھپانے کے لئے اس پر کالا رنگ لگا دیا گیا ہے۔ اگر کوئی اس چٹان کو ڈھونڈ لے

تو پھر اس پر خون کا چھڑکاؤ کیا جائے تو چٹان پھٹ جاتی ہے اور کمرے کا راستہ آ جاتا ہے"۔ کاکوش نے جواب دیا۔

"اور یہ چڑیا والا پنجرہ کیسے کھولا جاتا ہے۔ اس کے متعلق بھی تو بتاؤ"۔ عمرو عیار نے پوچھا۔ وہ چونکہ ایسے ہزاروں کام کر چکا تھا اس لئے وہ ایک ایک چیز کے متعلق پوچھ رہا تھا۔

"اوہ! تم واقعی بے حد ہوشیار ہو۔ جب کوئی شخص اس کمرے تک پہنچ جاتا ہے تو پھر اُسے چڑیوں کی بولی میں پنجرے کے اندر موجود چڑیا سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ اپنا ایک پَر اُسے تحفے کے طور پر دے۔ چڑیا اپنا ایک پَر اپنی چونچ سے نوچ کر پنجرے سے باہر پھینک دیتی ہے اس پَر کو جب پنجرے پر مارا جائے تو پنجرے کا دروازہ کھل جاتا ہے"۔ کاکوش نے جواب دیا۔

"لیکن اگر چڑیا پَر دینے سے انکار کر

دے تو؟" عمرو عیار نے کہا۔

"اگر چڑیوں کی بولی میں مانگا جائے تو وہ انکار نہیں کر سکتی۔" کاکوش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا اب یہ بتاؤ کہ اس کالے پہاڑ تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے۔ جلد از جلد اور فوراً۔" عمرو عیار نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"اس کے متعلق میں کیا بتا سکتا ہوں یہ تو ہر ایک کی اپنی اپنی ہمت ہے۔ ویسے یہ کالا پہاڑ اس قدر فاصلے پر ہے کہ اگر ایک شخص تیز رفتار گھوڑے پر بھی مسلسل دن رات سفر کرے تو وہ ایک سال میں اس کالے پہاڑ تک پہنچ سکتا ہے۔" کاکوش نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے میں پہنچ جاؤں گا۔" عمرو عیار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی کی، تو کاکوش پھدک کر اس کے ہاتھ سے نکلا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی

سے مختلف شاخوں پر سے پھدکتا ہوا
نیچے زمین پر پہنچ گیا۔
عمرو عیار خاموش بیٹھا اُسے دیکھ رہا
تھا۔ کیونکہ اُسے یقین تھا کہ یہ بوڑھا
بونا چاہے کچھ بھی کرے وہ عمرو عیار
جیسے لحیم شحیم شخص پر قابو نہیں پا سکتا۔
لیکن کاکوش نے نیچے جاتے ھی اپنا
پیر زور سے زمین پر مارا اور پھر منہ
ہی منہ میں کچھ پڑھ کر زور سے عمروعیار
کی طرف پھونک ماری۔ دوسرے لمحے عمرو عیار
کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور
جیسے کسی نے اُسے اُٹھا کر نیچے پٹخ دیا
ہو۔ اس طرح عمرو عیار درخت سے نیچے
زمین پر آ گرا۔ اس کے حلق سے ایک
زور دار چیخ نکل گئی۔ کیونکہ اتنی بلندی سے
اچانک نیچے گرنے کی وجہ سے اُسے بیحد
تکلیف ہوئی تھی۔
اس کے نیچے گرتے ہی کاکوش نے
جلدی جلدی دونوں ہاتھ اس کی طرف جھٹکنے

شروع کر دیئے۔ اور دوسرے لمحے عمرو عیار کے جسم کے گرد ایک مضبوط جال نمودار ہوا۔ عمرو عیار اس جال میں اس بری طرح پھنس گیا کہ وہ ہاتھ پیر ہلانے سے بھی معذور ہوگیا۔ اس نے کوشش کی لیکن بے سود۔ جال کی گرفت بیحد سخت تھی۔

"ہا ہا! تم ہمارے بادشاہ کو مارنے آئے تھے۔ اب میں دیکھوں گا کہ تم کیسے زندہ بچتے ہو۔ میں ابھی بادشاہ اور فوج کو بلا کر لاتا ہوں۔ ابھی تمہارے جسم کے ہزاروں ٹکڑے ہو جائیں گے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ میں بونوں کا سب سے بڑا جادوگر ہوں"۔ کاکوش نے کہا۔

"کاش! مجھے پہلے پتہ لگ جاتا کہ تم جادوگر ہو تو میں تمہاری بوٹیاں علیحدہ کر دیتا"۔ عمرو عیار نے دانت پیستے ہوئے کہا اس کے شاید ذہن میں بھی یہ خیال نہ آیا تھا کہ بونوں میں بھی اس قدر طاقتور جادوگر ہوسکتے ہیں۔

"ابھی تم اپنی خیر مناؤ۔ ابھی تو تمہاری بوٹیاں علیحدہ ہوں گی۔ جب ہزاروں لاکھوں بونوں کی تلواریں تمہارے جسم کو کاٹیں گی"۔ کاکوش جادوگر نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ دوڑتا ہوا بستی کی طرف چلا گیا۔

عمرو عیار نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح اس کا ایک ہاتھ آزاد ہو جائے اور وہ اپنی زنبیل میں ہاتھ ڈال سکے۔ لیکن جال کی گرفت اس قدر سخت تھی کہ وہ ہل بھی نہ سکتا تھا۔ اب تو عمرو عیار کو اپنی موت سامنے دکھائی دینے لگی۔ اُسے معلوم تھا کہ جب لاکھوں بونے تلواریں لئے اس پر ٹوٹ پڑیں گے تو اس کے جسم کی ایک بوٹی بھی سلامت نہ رہے گی۔ لیکن وہ کیا کرتا، بُری طرح پھنس گیا تھا۔

"عمرو عیار! میں تمہاری مدد کو آگئی ہوں"۔ اچانک ایک باریک سی آواز سنائی دی اور عمرو عیار نے چونک کر دیکھا تو اس نے ایک درخت کی اوٹ سے اس بوڑھی

بونی عورت راکی کو اپنی طرف آتے دیکھا جو اُسے یہاں بُلا کر لائی تھی اور جس کی بیٹی جلمی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک عجیب سے پتوں والی شاخ تھی۔ ایسے پتے جیسے گلہری کی دُم ہو۔

"اوہ راکی! تم میری کس طرح مدد کر سکتی ہو۔ یہ تو جادو کا جال ہے۔ اور تم یہاں کیسے پہنچ گئی؟" عمرو عیار نے حیران ہو کر کہا۔

"میرے ہاتھ میں جس درخت کی شاخ ہے۔ یہ کاکوش جادوگر کے جادو کا توڑ ہے۔ کاکوش جادوگر بونے بادشاہ کا خاص آدمی ہے۔ اور اس کے ظلم میں اس کا شریک ہے۔ مجھے جب پتہ چلا کہ تم کاکوش جادوگر سمیت غار سے غائب ہو گئے ہو تو میں ساری بات سمجھ گئی کہ اب تم اسے لیکر لامحالہ اسی جنگل میں آ چھپو گے اور کاکوش جادوگر بڑا عیار ہے۔ اس نے کسی نہ کسی طرح اپنے جادو کی مدد سے تمہیں بے بس کر

دینا ہے۔ چنانچہ میں نے فوراً اس درخت کی شاخ لی اور یہاں آگئی۔

"تو پھر جلدی سے اس جال کو ختم کرو۔ کہیں بونوں کی فوج نہ آ جائے!" عمرو عیار نے بے چینی سے کہا اور بوڑھی راکی نے جلدی سے اس شاخ کو جال پر مارنا شروع کر دیا۔ دو چار ضربیں لگتے ہی ایک دھماکہ سا ہوا اور جال غائب ہوگیا اور اس کے ساتھ ہی عمرو عیار آزاد ہوگیا۔

"بہت بہت شکریہ! تمہارا یہ احسان میں ہمیشہ یاد رکھوں گا"۔ عمرو عیار نے کہا۔

"میں اب جاتی ہوں۔ اگر کاکوش جادوگر یا بونے بادشاہ کو میرا پتہ چل گیا تو وہ مجھے پھانسی لگا دے گا۔ باقی تم عیار ہو۔ انہیں خود ہی سنبھال لو"۔ بوڑھی عورت نے کہا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی جنگل میں غائب ہوگئی۔

اُسی لمحے عمرو عیار کو دُور سے ہزاروں لاکھوں بونوں کے دوڑنے اور شور مچانے کی

آوازیں سنائی دینے لگیں۔ وہ سمجھ گیا کہ بونوں کی فوج اُسے قتل کرنے کے لیے آ رہی ہے۔ لیکن اب وہ آزاد تھا۔ اس نے جلدی سے زنبیل میں ہاتھ ڈال کر سنہری چپلیں نکالیں اور انہیں پیروں میں پہن کر کہنے لگا۔

"سنہری چپلو! مجھے جلد از جلد کالے پہاڑ تک پہنچا دو"۔ عمروِ عیار نے جیسے ھی پیروں میں پہنی ہوئی چپلوں کو حکم دیا اس کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور دوسرے لمحے اس کا جسم کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طرح فضا میں بلند ہوتا گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ آسمان کی بلندیوں پر پہنچ گیا۔ اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے شمال کی طرف اُڑتا گیا۔ اس کے اُڑنے کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ وہ آنکھیں بھی نہ کھول سکتا تھا۔ ہوا کے دباؤ کی وجہ سے اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ مسلسل اُڑا چلا جا رہا تھا۔

کافی دیر تک اُڑنے کے بعد اس کی رفتار آہستہ ہونی شروع ہوگئی۔ اور پھر وہ نیچے کی طرف اترنے لگا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس کے پیر زمین سے ٹکرا گئے۔ اور اس کا جسم رُک گیا۔ عمرو عیار نے آنکھیں کھول دیں اور آنکھیں کھولتے ہی اُسے سامنے ایک ہیبت ناک قسم کا پہاڑ نظر آنے لگا۔ یہ سارا پہاڑ کالے رنگ کا تھا۔ اس پر کوئی درخت وغیرہ نہ تھا۔

عمرو عیار سمجھ گیا کہ سنہری چپلوں نے اُسے کالے پہاڑ تک پہنچا دیا ہے۔ اس لئے جلدی سے چپلیں اتار کر زنبیل میں ڈالیں اور اپنے عام جوتے زنبیل سے نکال کر پیروں میں پہن لئے۔

اب مسئلہ تھا ان پہاڑوں پر موجود بلاؤں سے نمٹنا۔ اُسے تو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ یہ بلائیں کس قسم کی ہیں۔ اس نے زنبیل سے چادر سلیمانی نکال کر اوڑھی اور پھر تیزی سے پہاڑ کی طرف چلنے لگا۔ اس کا خیال

تھا کہ سلیمانی چادر کی وجہ سے وہ
ان بلاؤں کو نظر نہیں آئے گا۔ اس
لئے وہ آسانی سے ان سے بچ کر آگے
بڑھ جائے گا۔ لیکن جیسے ہی وہ اس پہاڑ
پر پہنچا، اچانک ایک کڑکدار آواز سنائی دی
اور عمرو عیار نے دیکھا کہ ایک ہیبت ناک
بلا جس کا منہ مگرمچھ جیسا تھا اور باقی
جسم ہاتھی جیسا، پہاڑ کی ایک چٹان پر
سے دوڑتی ہوئی اس کی طرف آ رہی تھی
اس بلا کے منہ سے خوفناک چنگھاڑیں نکل
رہی تھیں اور آنکھوں سے شعلے نکل رہے
تھے۔ اس کے مگرمچھ جیسے منہ سے لمبے
لمبے خوفناک دانت نمایاں طور پر نظر آ رہے
تھے۔ جس انداز میں چنگھاڑتی ہوئی یہ بلا
سیدھی عمرو عیار کی طرف آ رہی تھی، اس
سے ظاہر ہوتا تھا کہ چادر سلیمانی کے
باوجود وہ اُسے دیکھ رہی ہے۔ اب تو
عمرو عیار بے حد گھبرایا اور فوراً ہی واپس
بھاگ کھڑا ہوا۔ چنگھاڑتی ہوئی بلا کالے پہاڑ

کی حد تک پہنچ کر رک گئی۔ لیکن وہ مسلسل چنگھاڑ رہی تھی اور پھر تو جیسے پورا کالا پہاڑ جاگ پڑا ہو۔ اب عمرو عیار کو پہاڑ کی ہر چٹان پر خوفناک اور عجیب و غریب قسم کی بلائیں کھڑی نظر آ رہی تھیں یوں لگ رہا تھا جیسے یہ سارا پہاڑ ہی ان بلاؤں سے بنا ہوا ہو۔

"اب کیا کروں، یہ تو بڑی خوف ناک بلائیں ہیں۔ یہ تو مجھے ایک لمحے میں چٹ کر جائیں گی"۔ عمرو عیار نے سوچتے ہوئے دل ہی دل میں کہا۔ اور پھر اچانک اُسے ایک خیال آ گیا۔ اس نے جلدی سے چادر سلیمانی اتار کر واپس زنبیل میں ڈالی اور زنبیل میں سے مقدّس چھتری نکال لی۔ اس مقدس چھتری میں یہ خاصیّت تھی کہ اس کی موجودگی میں کسی جانور کا حملہ کامیاب نہ ہو سکتا تھا۔ عمرو عیار نے ایک ہاتھ میں مقدس چھتری پکڑی اور دوسرے ہاتھ میں اس نے تلوار پکڑی۔ یہ تلوار بھی اس نے

اپنی زنبیل میں سے نکالی تھی۔ یہ تلوار عوج بن عنک کی تھی۔ اس تلوار میں یہ خاصیت تھی کہ یہ جس جانور کو بھی لگ جاتی، اُسے خودبخود ہلاک کر دیتی تھی۔ یہ تلوار اُسے ایک بہت نیک آدمی نے خوش ہوکر دی تھی۔ لیکن تلوار بہت بڑی اور بھاری تھی جبکہ عمرو عیار دُبلا پتلا اور منحنی سا آدمی تھا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے بمشکل تلوار چلا سکتا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں چھتری تھی۔ وہ کافی دیر تک سوچتا رہا پھر اُسے ایک ترکیب سوجھ گئی۔ اس نے اپنی پگڑی اتاری اور اُسے کھول کر اس سے رسی بنائی اور چھتری کو اس پگڑی کی مدد سے اپنے سینے کے ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا۔ اس طرح چھتری بھی کھُلی ہوئی اس کے جسم کے ساتھ لگی ہوئی تھی جبکہ اس کے دونوں ہاتھ بھی آزاد رہے۔ اب وہ کوشش کر کے یہ بھاری تلوار چلا سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے

دونوں ہاتھوں سے تلوار پکڑی اور اُسے
بمشکل اٹھا کر وہ دوبارہ کالے پہاڑ کی
طرف چل پڑا۔ اُسے پہاڑ کی طرف آتا
دیکھ کر خوفناک بلائیں اور زیادہ جوش و خروش
سے چنگھاڑنے لگیں۔ عمرو عیار نے ڈرتے ڈرتے
پہلی چٹان پر قدم رکھا اور اسی لمحے ایک
خوفناک بلا چیختی چنگھاڑتی ہوئی اس پر جھپٹی
عمرو عیار نے جلدی سے تلوار چلائی اور
دوسرے لمحے اس خوفناک بلا کا سر اڑ کر
دُور جا گرا۔ اس بلا کے مرتے ہی عمرو عیار
کا حوصلہ بلند ہوگیا۔ اور وہ تیزی سے آگے
بڑھا۔ اس کی تلوار خاصی تیز رفتاری سے
چل رہی تھی۔ اب تو چاروں طرف بلائیں
ہی بلائیں اکھٹی ہوگئی تھیں۔ ایک خوفناک
جنگ شروع ہوگئی۔ عمرو عیار کی تلوار جس
جس بلا سے ٹکراتی وہ فوراً ہی ہلاک ہو
جاتی۔ لیکن بلائیں تو بے شمار تھیں۔ چھتری کی
وجہ سے ان کا کوئی حملہ کامیاب نہ ہو
رہا تھا۔ تلوار بے حد بھاری تھی۔ اس لئے

اب عمرو عیار بھی تھکنے لگا۔ اس کا سارا جسم پسینے پسینے ہوگیا۔ اور وہ بُری طرح ہانپنے لگا۔ لیکن اُسے معلوم تھا کہ اگر اس نے ذرا بھی سُستی دکھائی تو بلائیں ایک لمحے میں اُسے چمٹ کر جائیں گی اس لئے وہ مسلسل تلوار چلاتا رہا۔ لیکن پھر اچانک اُسے ایک ٹھوکر لگی اور وہ اچھل کر ایک چٹان پر گر گیا۔ یہ چٹان پہاڑ کے خاصے اندر واقع تھی۔ ہر طرف بلاؤں کا شور تھا۔ یُوں لگ رہا تھا جیسے قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔

چٹان پر گرنے سے اس کی پگڑی کھُل گئی اور چھتری اچھل کر دُور جا گری اب تو بلاؤں کا حملہ تیز ہوگیا۔ عمرو عیار بھی اب بُری طرح تھک گیا تھا۔ اس کے ہاتھ اب جواب دینے لگ گئے تھے لیکن اب وہ مرتا کیا نہ کرتا۔ بلاؤں میں پھنسا ہوا تھا۔ وہ جلدی سے اٹھا اور چٹان پر کھڑا ہو کر اور تیزی سے تلوار گھمانے

لگا۔ اچانک اُسے خیال آیا۔ اس نے دیکھا کہ چٹان پر جہاں وہ گرا تھا اور جہاں جہاں اس کے پیر لگ رہے تھے وہاں وہاں سے سفید رنگ جھانکنے لگ گیا تھا۔ اور وہ سمجھ گیا کہ اتفاق سے وہ اسی چٹان پر آ پہنچا تھا جس کے نیچے اس کمرے تک جانے کا راستہ ہے۔ کاکوشش جادوگر نے بتایا تھا کہ اس پر خون کا چھڑکاؤ کیا جائے تو راستہ کھلتا ہے۔ اب خون کا چھڑکاؤ کیسے ہو۔

اسی لمحے ایک چھوٹی بلا اچھل کر چٹان پر چڑھ آئی۔ چھتری نہ ہونے کی وجہ سے اب بلائیں بالکل قریب آکر حملہ کر رہی تھیں۔ جیسے ہی وہ بلا اوپر چڑھی، باقی بلائیں بھی اچھل کر اس چٹان پر چڑھ آئیں عمرو عیار سمجھ گیا کہ اب موت آگئی ہے وہ اس حد تک تھک چکا تھا کہ اب تو اس کے بازو بھی پوری طرح نہ ہل رہے تھے۔ لیکن جب بلاؤں نے چیختے ہوئے

اس پر حملہ کیا تو اس نے جان کے خوف سے پوری قوت سے گھوم کر تلوار چلائی اور اس کی تلوار چاروں طرف موجود بلاؤں کے جسموں کو کاٹتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی عمرو عیار تھک کر وہیں چٹان پر ہی گر پڑا۔ وہ اب ہمت ہار چکا تھا۔ لیکن اسی لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور چٹان درمیان سے پھٹ گئی اور عمرو عیار تلوار سمیت نیچے گہرائی میں جا گرا۔ اس کے نیچے گرتے ہی اوپر سے چٹان برابر ہو گئی۔

عمرو عیار ایک دھماکے سے گرا اور اس کے منہ سے بے اختیار کئی چیخیں نکل گئیں۔ ایک بار پھر اونچائی سے گرنے کی وجہ سے اس کی ہڈیاں کڑکڑا اٹھی تھیں۔ لیکن وہ اس تکلیف کو برداشت کر گیا۔ کیونکہ اس طرح وہ بلاؤں سے بچ گیا تھا۔ وہ وہیں پڑا کافی دیر تک ہانپتا رہا۔ اس کی پگڑی اور چھتری باہر

ہی رہ گئے تھے۔

جب اس کے ہوش و حواس درست ہوئے تو اس نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے سے کمرے کے فرش پر پڑا ہوا ہے۔ کمرے کی چھت کے ساتھ ایک بڑا سا پنجرہ لٹکا ہوا تھا جس کے اندر سنہرے رنگ کی چھوٹی سی چڑیا پھڑپھڑا رہی تھی۔ عمرو عیار اس چڑیا کو دیکھتا رہا۔

"ارے مجھے چڑیوں کی بولی تو آتی ہی نہیں۔ اب کیا کروں۔ باہر بھی نہیں نکل سکتا۔ باہر بھی خوفناک بلائیں ہیں۔" عمرو عیار نے بے بسی سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے اب تک اس بات پر غور ہی نہیں کیا تھا کہ اسے چڑیوں کی بولی آتی نہیں، تو پھر وہ چڑیا سے اس کا پر کیسے مانگے گا۔

وہ سوچنے لگا کہ یہ بونے بادشاہ والی دولت تو اسے بے حد مہنگی پڑ رہی ہے۔ اس کا تو خیال تھا کہ وہ جاکر بس اس

بونے کی گردن مروڑ دیگا اور آدھا خزانہ اور ایک لعل مِل جائے گا۔ لیکن اب وہ اپنا چھ کونوں والا ہیرا بھی دے بیٹھا تھا۔ اور اِدھر خوفناک بلائیں بھی اس کے چاروں طرف اکٹھی ہیں۔ اور وہ اس کمرے میں قید ہو کر رہ گیا تھا۔

کافی دیر تک سوچنے کے بعد بھی جب اُسے چڑیا کی بولی سمجھ میں نہ آئی تو وہ آہستہ سے اٹھا اور اس نے تلوار اٹھا لی۔ اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ پَر کی بجائے عوج بن عنک کی تلوار مار کر اس پنجرے کو توڑ دے گا۔ جب یہ تلوار ایک ہی وار میں خوفناک بلاؤں کا خاتمہ کر سکتی ہے تو پھر یہ اس پنجرے کو بھی توڑ دے گی۔

چنانچہ اس نے تلوار سنبھالی اور پھر پوری قوت سے اُسے گھما کر چھت کے ساتھ لٹکے ہوئے پنجرے پر مار دی۔ جیسے ہی تلوار پنجرے سے ٹکرائی ایک خوفناک دھماکہ

ہوا اور عمرو عیار کو یوں محسوس ہوا جیسے چھت اس کے سر پر گر رہی ہو۔ وہ منہ کے بل اوندھا زمین پر گر گیا۔ اور خوف سے چیخنے لگا۔ لیکن چند لمحوں تک جب چھت یا اس کا کوئی پتھر اس پر نہ گرا تو اس نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولیں اور دیکھا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ چھت اسی طرح موجود تھی۔ البتہ وہ چڑیا معہ پنجرے کے غائب ہو چکی تھی۔ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے وہاں پنجرے اور چڑیا کا کبھی وجود ہی نہ رہا ہو۔

"ارے یہ کہاں چلی گئی"۔ عمرو عیار نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔ اب تو وہ بالکل ہی مایوس ہو گیا۔ اس کا تو خیال تھا کہ پنجرہ ٹوٹ جائے گا اور وہ چڑیا کو پکڑ لے گا۔ لیکن اب تو نہ چڑیا تھی اور نہ پنجرہ۔ البتہ باہر وہ خوفناک بلائیں ضرور موجود تھیں۔

عمرو عیار بے بسی اور مایوسی سے وہیں فرش پر ہی بیٹھ گیا۔

"ارے میں کس مصیبت میں پھنس گیا۔ ارے کوئی ہے جو مجھے اس مصیبت سے نکالے"۔ عمرو عیار نے پاگلوں کی طرح چیخنا شروع کر دیا۔

"کیا بات ہے تم کیوں رو رہے ہو؟" اچانک ایک آواز عمرو عیار کے کانوں سے ٹکرائی۔ اور عمرو عیار یہ آواز سُنتے ہی چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے گھوم کر دیکھا جدھر سے آواز سنائی دی تھی تو اس نے کمرے کے کونے میں ایک چھوٹی سی پری کو کھڑے دیکھا۔ یہ پری بالکل چھوٹی سی تھی اور اس نے سبز رنگ کا لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس کے سرے پر ستارہ بنا ہوا تھا یہ ستارہ چمک رہا تھا۔

"تم کون ہو؟ کیا تم بھی لونی پری ہو؟" عمرو عیار نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں! میں بونی پریوں کی شہزادی ہوں مگر تم اتنے بڑے ہو کر کیوں رو رہے ہو۔ میں یہاں سے گذر رہی تھی کہ میں نے تمہارے رونے کی آواز سُنی اور یہاں آگئی"۔ بونی پری نے باریک سی آواز میں کہا اور جواب میں عمرو عیار نے اُسے ساری کہانی سنا دی۔

"تو تم ایک ظالم بادشاہ کے خلاف نیکی کی وجہ سے نہیں لڑ رہے بلکہ خزانے کے لالچ میں لڑ رہے ہو۔ ایسی صورت میں تو میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی۔ میں لالچی آدمی کی مدد نہیں کیا کرتی"۔ بونی پری نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھی پری! تم غلط سمجھ رہی ہو۔ خزانہ اور دولت تو میرے پاس بے تحاشہ ہے۔ مجھے دولت کا کیا لالچ ہوسکتا ہے۔ میں تو بونے بادشاہ کے ظلم کی وجہ سے اس بوڑھی عورت کے ساتھ آ گیا ہوں"۔ عمرو عیار نے فوراً ہی پینترا بدلتے ہوئے کہا۔

"پھر تم نے بڑھیا سے وہ لعل کیوں لے لیا۔ اور دوسرے لعل کا وعدہ بھی لیا اور پھر جلمی سے آدھے خزانے کا بھی باقاعدہ معاہدہ کیا"۔ بونی پری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے سودا تو نہیں کیا۔ انعام لینے کا تو میں حقدار ہوں۔ میں نے تو خود چھ کونوں والا ہیرا بادشاہ کو دیا ہے۔ ایک لعل لیا ہے تو اس کے بدلے میں اس سے زیادہ قیمتی چیز دی بھی تو ہے"۔ عمرو عیار نے جواب دیا۔

"اچھا ایک وعدہ کرو کہ تم جلمی سے آدھا خزانہ نہ مانگو گے۔ البتہ وہ انعام دے دے تو لے لینا۔ پھر میں تمہیں اس مصیبت سے نجات دلا سکتی ہوں"۔ بونی پری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں"۔ عمرو عیار نے فوراً ہی حامی بھرتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو۔ اگر تم نے وعدہ پورا نہ کیا

تو تمہاری زنبیل میں موجود ساری دولت غائب ہو جائے گی۔" بونی پری نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچ کر ہی وعدہ کیا ہے۔" عمرو عیار نے فوراً کہا۔ اُسے یقین تھا کہ اس کی زنبیل سے کوئی شخص کوئی چیز نہیں نکال سکتا۔ اس لئے اُسے پرواہ نہ تھی۔ اس کا مقصد اس وقت تو اس مصیبت سے نکلنا تھا۔

"تو سنو! چڑیا اور پنجرہ یہاں سے غائب ہو کر سُرخ پہاڑ کے نیچے کمرے میں چلا گیا ہے۔ کیونکہ تم نے اس پر تلوار ماری تھی۔ اگر تم وہاں جاکر دوبارہ اس پر تلوار مارو گے تو پھر وہ غائب ہو جائے گا۔" بونی پری نے اُسے بتایا۔

"تو پھر میں کیا کروں۔ مجھے چڑیوں کی بولی تو نہیں آتی۔" عمرو عیار نے مایوس سے لہجے میں جواب دیا۔

"میں تمہیں ایک چیز دیتی ہوں۔ اس

کے کھانے سے تمہیں چڑیوں کی بولی آجائیگی"۔ بونی پری نے کہا اور پھر اس نے اپنے لباس کی جیب سے ایک چھوٹا سا پھل نکال کر عمروِ عیار کی طرف بڑھا دیا اور عمروِ عیار نے وہ پھل لے کر منہ میں ڈال لیا۔ پھل بے حد لذیذ تھا۔ چند ہی لمحوں میں وہ اسے کھا گیا۔

"اس پھل کا اثر صرف ایک ہفتے تک رہے گا اس کے بعد نہیں۔ اگر تم ایک ہفتے تک سنہری چڑیا اور اس کے پنجرے تک پہنچ گئے تو تم اسس کی بولی بول لوگے اس کے بعد نہیں"۔ بونی پری نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں یہاں سے نکلوں کیسے؟ باہر تو بلائیں موجود ہیں"۔ عمروِ عیار نے کہا۔

"یہ لو میری چھڑی۔ اسے ہاتھ میں رکھو۔ یہ تمہیں باہر بھی لے جائے گی اور اس کی موجودگی میں بلائیں بھی تمہیں کچھ نہ کہہ سکیں گی۔ کالے پہاڑ کے باہر جب

تم پہنچو گے تو میں یہ تم سے واپس لے لوں گی"۔ بونی پری نے اسے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑی دیتے ہوئے کہا اور عمرو عیار نے خوش ہو کر اس سے چھڑی لی۔ بونی پری غائب ہو گئی۔

عمرو عیار نے جیسے ہی چھڑی ہاتھ میں لی۔ اس کا جسم تیزی سے خود بخود چھت کی طرف اٹھتا گیا۔ دوسرے لمحے چھت خود بخود درمیان سے علیحدہ ہو گئی۔ اور پھر جیسے ہی عمرو عیار کا جسم درمیانی خلا سے باہر نکلا۔ اس کے قدموں تلے چھت برابر ہو گئی عمرو عیار نے دیکھا کہ وہ اسی زنگ والی چٹان کے اوپر کھڑا ہوا ہے۔ چاروں طرف خوفناک بلائیں ویسے ہی اس چٹان کو گھیرے ہوئی تھیں۔ لیکن عمرو عیار کو دیکھنے کے باوجود وہ خاموش بیٹھی ہوئی تھیں جیسے عمرو عیار انہیں نظر آرہا ہو۔ عمرو عیار چھڑی ہاتھ میں پکڑے بڑی احتیاط سے اس چٹان سے نیچے اترا۔ ایک طرف پڑی

ہوئی اس نے اپنی چھڑی اُٹھا لی۔ اُسے زنبیل میں ڈالا اور پگڑی اٹھا کر سر پر باندھ لی۔ سب خوفناک بلائیں اُسی طرح خاموش بیٹھی ہوئی تھیں۔ عمرو عیار تیزی سے چلتا ہوا کالے پہاڑ سے باہر جانے لگا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑ کی حدود سے باہر نکل آیا۔

پہاڑ کی حدود سے باہر آتے ہی اس نے اطمینان کا سانس لیا۔ اگر بونی پری اس کی مدد نہ کرتی تو وہ لازماً زندہ باہر نہ آ سکتا۔ اور اگر باہر نہ نکلتا تو وہیں کمرے میں ہی بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتا۔

"اب یہ چھڑی مجھے دے دو۔" اسی لمحے بونی پری کی آواز سنائی دی، اور عمرو عیار نے چونک کر دیکھا تو بونی پری اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"بونی پری! تم بے حد اچھی ہو۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ یہ چھڑی تم مجھے بخش

دو"۔ عمرو عیار نے لالچ کرتے ہوئے کہا۔
"نہیں، اسے واپس کر دو۔ ورنہ جل کر راکھ جاؤ گے"۔ بونی پری نے تیز لہجے میں کہا۔ اور جل کر راکھ ہونے کا سن کر عمرو عیار خوفزدہ ہو گیا۔ اس نے جلدی سے چھڑی پری کی طرف بڑھا دی۔
"اب تم جا کر سرخ پہاڑ میں وہ چڑیا حاصل کرو"۔ بونی پری نے کہا۔
"اب میں نے ارادہ بدل دیا ہے۔ مجھے کیا ضرورت ہے خوامخواہ اس مصیبت میں پھنسنے کی۔ میں تو اب واپس جاؤں گا"۔ عمرو عیار نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"لیکن کیسے واپس جاؤ گے۔ تمہیں اس دنیا سے واپسی کا راستہ ہی معلوم نہیں"۔ بونی پری نے ہنستے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب؟ کیا یہ میری دنیا نہیں۔ وہ بونوں کا ملک تو نجانے کہاں رہ گیا ہے"۔ عمرو عیار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"بھولے عمرو! یہ ساری بونوں کی ہی دنیا

ہے۔ یہ دُنیا بے حد وسیع و عریض ہے۔
اسی لئے تو میں بھی بونی ہوں۔ یہاں تمہیں
بلاؤں کے علاوہ اور کوئی بڑا انسان کبھی
نظر نہیں آئے گا۔ اور بونوں کی دنیا کا
یہ قانون ہے کہ جو ایک بار کسی مقصد
کے لئے اس میں داخل ہو جائے تو پھر
وہ یہیں مر جاتا ہے یا پھر جب تک
وہ اپنا مقصد پورا نہ کرلے، باہر اپنی
دنیا میں نہیں جا سکتا۔ اب اگر یا تو تم
بونے بادشاہ کو ہلاک کر دو، تب باہر
جا سکتے ہو، ورنہ تم یہیں مر جاؤ گے۔ کبھی
اپنی دنیا میں واپس نہ جا سکو گے"۔ بونی
پری نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔
"اوہ! یہ تو واقعی میں مصیبت میں پھنس
گیا ہوں۔ کاش! میں اس وقت لالچ نہ
کرتا۔ اس بڑھیا نے مجھے پھنسا دیا ہے"۔
عمرو عیار نے بے اختیار منہ پیٹتے ہوئے کہا۔
"اس بڑھیا نے تو تمہاری جان بچائی ہے
ورنہ تو تم بونوں کی فوج کے ہاتھوں اب

تک ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے ہوتے۔ بونی پری نے جواب دیا۔

"ہاں! یہ بھی ٹھیک ہے۔ بہرحال اب تو مجھے اس بونے بادشاہ کو ہلاک کرنا ہی پڑے گا۔ لیکن بونی پری! تم نے بتایا نہیں کہ یہ سُرخ پہاڑ کہاں ہے اور میں اس کے کمرے تک کیسے پہنچ سکتا ہوں"۔ عمرو عیار نے چونکتے ہوئے کہا۔

"سُرخ پہاڑ پر سُرخ بلائیں رہتی ہیں۔ وہاں بھی تمہیں اسی طرح رنگ ملی ہوئی چٹان ڈھونڈنی پڑے گی اور اس پر خون کا چھڑکاؤ کرنا ہوگا۔ تب ہی تم اندر کمرے تک پہنچو گے۔ اور یہ بھی بتادوں کہ چڑیا کو پکڑنے کے بعد تم اسے فوراً ہلاک نہ کر دینا۔ ورنہ وہ کاکوشش جادوگر ملک پر قبضہ کر لے گا۔ تم اس چڑیا کو پکڑ کر اس سے کہنا کہ وہ کاکوشش جادوگر کی روح کو سامنے لے آئے۔ پہلے اس جادوگر کی روح کا خاتمہ کرنا پھر بونے بادشاہ کا"۔ بونی

پری نے کہا اور اسی لمحے وہ غائب ہو گئی۔

"اچھا اب تو یہ مصیبت بھگتنی ہی پڑے گی"۔ عمرو عیار نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے زنبیل سے سنہری چپلیں نکال کر پہنیں اور انہیں حکم دیا کہ وہ اُسے سُرخ پہاڑ تک پہنچا دیں۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر بعد وہ فضا میں اڑتا ہوا سُرخ رنگ کے پہاڑ کے سامنے پہنچ گیا۔ یہ پہاڑ بالکل کالے پہاڑ کی طرح کا تھا۔ صرف اس کا رنگ گہرا سرخ تھا۔ اس کے وہاں پہنچتے ہی سُرخ پہاڑ پر موجود خوفناک بلائیں جن کا رنگ سُرخ تھا چیخنے لگیں۔ یہ بلائیں کالے پہاڑ سے زیادہ ہیبت ناک اور خونخوار نظر آ رہی تھیں۔ اب عمرو عیار وہاں کھڑا سوچ رہا تھا کہ ان بلاؤں سے کیسے نپٹے۔ کالے پہاڑ پر تو اتفاق سے وہ ٹھوکر لگنے کی وجہ سے اس چٹان پر جا گرا تھا۔ لیکن

یہاں وہ چٹان کیسے ڈھونڈے گا۔ پھر
اب اس سے عوج بن عنک کی تلوار
بھی نہ چل سکتی تھی۔ وہ بیحد تھکا ہوا
تھا۔ اس لئے کوئی اور ترکیب سوچ رہا
تھا۔ سوچتے سوچتے اچانک اس کے ذہن
میں ایک خیال آیا۔ اس نے جلدی سے
زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور پھر زنبیل میں سے
ایک چھوٹی سی پڑیا نکال لی۔ اس پڑیا
میں سفوفِ بیہوشی تھا۔ اس نے سوچا کہ
اس پڑیا میں موجود سفوف کو پہاڑ پر
پھینک دیا جائے تو یہ ہوا میں مل جائے
گا اور جو جو اس سفوف کو سونگھے گا
بیہوش ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ تیزی سے
آگے بڑھا۔ سُرخ بلائیں اُسے اپنی طرف آتا
دیکھ کر اور زیادہ خوفناک انداز میں چیخنے
چنگھاڑنے لگیں۔

عمرو عیار نے دیکھا کہ ہوا کا رُخ ایسا
تھا کہ وہ عمرو عیار کی طرف سے پہاڑ
کی طرف کو چل رہی تھی۔ چنانچہ پہاڑ کے

قریب پہنچ کر اس نے سفوف والی پڑیا کھولی اور اُسے فضا میں اچھال دیا اور سفوف ہوا میں غائب ہوگیا۔ عمرو عیار نے جلدی سے پڑیا کو دوبارہ باندھا اور پھر کھولا تو اتنا سفوف اور موجود تھا۔ اس نے یہ سفوف بھی ہوا میں اچھال دیا۔ اس طرح اس نے کئی بار پڑیا باندھی اور کئی بار کھولی۔ اور ہر بار پڑیا میں آ موجود ہونے والا سفوف فضا میں اچھال دیا۔ اس پڑیا میں یہ خاصیت تھی کہ اسے خالی کر کے جب دوبارہ باندھ لیا جاتا تو نیا سفوف اس میں آ موجود ہوتا تھا۔

جب عمرو عیار کو یقین ہوگیا کہ ان بلاؤں کے لئے کافی مقدار میں سفوف ہوا میں مل چکا ہے تو اس نے پڑیا باندھ کر واپس زنبیل میں ڈال دی۔

بلائیں اسی طرح چنگھاڑ رہی تھیں۔ کافی دیر تک عمرو عیار خاموش کھڑا انہیں دیکھتا رہا۔ ان پر سفوف کا کوئی اثر دکھائی نہ

دے رہا تھا۔ عمرو عیار مایوس ہونے لگا کہ سفوف نے ان بلاؤں پر کوئی اثر نہیں کیا۔ اور اب وہ کوئی اور ترکیب سوچ رہا تھا، کہ اچانک اس نے دھڑ دھڑ کر کے ان بلاؤں کو پہاڑ کی چٹانوں پر گرتے دیکھا۔ وہ سب تیزی سے بیہوش ہوتی جا رہی تھیں۔ عمرو عیار کے حلق سے خوشی کے مارے چیخ نکل گئی اس کی ترکیب بے حد کامیاب رہی تھی۔

جب سب بلائیں بیہوش ہو گئیں تو عمرو عیار تیزی سے آگے بڑھا اور سرخ پہاڑ پر چڑھتا چلا گیا۔ اب اس نے وہ چٹان ڈھونڈنی تھی وہ ہر چٹان پر ہاتھ مل مل کر دیکھ رہا تھا۔

کافی دیر تک گھومنے پھرنے کے بعد اچانک ایک بڑی سی چٹان پر جب اس نے ہاتھ پھیرا تو اس کے ہاتھ پر رنگ لگ گیا۔ اور وہاں سے چٹان سفید نظر آنے لگی۔ عمرو عیار خوشی سے اچھل پڑا۔

اس نے جلدی سے ہاتھ کو صاف کیا۔ اب مسئلہ تھا چٹان پر خون کے چھڑکاؤ کا۔ یہ کوئی مشکل کام نہ تھا۔ اس نے قریب ہی موجود ایک چھوٹی سی بلا کو اٹھا کر چٹان کے کنارے پر رکھ دیا بلا بظاہر بے حد خوفناک تھی لیکن وہ بیہوش تھی۔ عمرو عیار نے جلدی سے تلوار نکال لی اور پھر چٹان پر چڑھ کر اس نے تلوار کی مدد سے بلا کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ بلا کے جسم سے خون فوارے کی طرح نکلنے لگا۔ عمرو عیار نے خون میں انگلیاں ڈبوئیں اور پھر انہیں چٹان پر چھڑکنا شروع کر دیا۔

چند ہی لمحوں بعد ایک کڑاکا سا ہوا اور چٹان درمیان سے پھٹ گئی اور عمرو عیار تلوار سمیت نیچے گہرائی میں جا گرا۔ اچانک نیچے گرنے سے اُسے چوٹ تو لگی، لیکن کامیابی کی خوشی میں وہ ساری تکلیف بھول گیا۔ اس نے اٹھ کر دیکھا تو اوپر چھت

دوبارہ مل چکی تھی۔ اور چھت کے ساتھ وہی پنجرہ لٹک رہا تھا۔ اور اس میں سنہری چڑیا پھڑپھڑا رہی تھی۔ یہ وہی پنجرہ تھا جو کالے پہاڑ سے غائب ہوگیا تھا۔

"اچھی چڑیا! مجھے اپنا ایک پر تحفہ کے طور پر دے دو"۔ عمرو عیار نے کہا اور اس بار اس کے حلق سے انسانی آواز کی بجائے چڑیا کی طرح چوں چوں کی آوازیں نکلی تھیں۔

"میں تمہیں پر تو دے دوں۔ لیکن تم وعدہ کرو کہ مجھے ہلاک نہیں کرو گے"۔ چڑیا نے بھی اسی طرح چوں چوں کرتے ہوئے جواب دیا۔ اور اس کی بات عمروعیار کی سمجھ میں آگئی۔ لیکن اب عمرو عیار کیسے وعدہ کرسکتا تھا۔ جب تک چڑیا نہ مرتی، بونا بادشاہ نہ مر سکتا تھا۔

"لیکن تمہارے اندر تو بونے بادشاہ کی روح ہے، جب تک تم نہیں مروگی، بونا بادشاہ نہیں مر سکتا۔ اس لئے تمہارا مرنا

تو لازمی ہے۔" عمرو عیار نے کہا۔
"تو پھر میں تمہیں پَر نہیں دیتی۔" چڑیا نے فوراً جواب دیا۔ اب تو عمرو عیار بڑا چکرایا۔ اس کی ساری محنت ضائع ہو رہی تھی۔
"لیکن مجھے تو کاکوش نے بتایا تھا کہ جب میں تمہاری بولی میں تم سے پَر مانگوں گا، تو تم ضرور دے دوگی۔ انکار نہیں کروگی۔" عمرو عیار نے کہا۔
"وہ شرط صرف کالے پہاڑ تک محدود تھی۔ اگر تم وہاں مجھ سے میری بولی میں پَر مانگتے تو مجھے دینا پڑتا۔ لیکن اب میں اس پابندی سے آزاد ہو چکی ہوں۔ اب میری مرضی ہے کہ میں تمہیں پَر دُوں یا نہ دُوں۔" چڑیا نے جواب دیا۔
"اچھی چڑیا! تم ہی اس کا کوئی حل نکالو۔ میں نے بہرحال بونے بادشاہ کا خاتمہ کرنا ہے۔" عمرو عیار نے بے بس سے لہجے میں کہا۔

"اس کی ایک اور صورت ہے۔ یہ کہ تم پہلے مجھے کالا انگور لا کر کھلاؤ۔ اس انگور کے کھانے کے بعد بونے بادشاہ کی رُوح میرے جسم سے نکل جائے گی اور بونا بادشاہ ہلاک ہو جائے گا اور میں بھی زندہ رہوں گی"۔ چڑیا نے جواب دیا۔

"کالا انگور۔ وہ کہاں سے ملے گا"۔ عمرو عیار نے پوچھا۔

"کالا انگور کالے پہاڑ کے عین درمیان میں پیدا ہوتا ہے۔ اور کالا جنگل کالے پہاڑ کے قریب ہے۔ تم وہاں جا کر کالا انگور لے آؤ"۔ چڑیا نے کہا۔

"اچھا اب یہ مصیبت بھی پوری کرنی پڑے گی۔ اس بار اچھا پھنسا ہوں۔ بہرحال اب تو پھنس ہی گیا ہوں۔ اچھا یہ تو بتاؤ کہ اس کاکوش جادوگر کی رُوح کہاں ہے۔ اُسے بھی تو مارنا ہے"۔ عمرو عیار کو اچانک بونی پری کی بات یاد آگئی۔

"کاکوش جادوگر کی رُوح سُرخ گلاب میں

ہے اور یہ گلاب اس سُرخ پہاڑ کے قریب ایک بہت بڑی دلدل کے درمیان میں اُگا ہوا ہے"۔ چڑیا نے اُسے بتایا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ میں وہ سُرخ گلاب اور کالا انگور لے کر واپس آتا ہوں۔ لیکن اب میں یہاں سے نکلوں گا کیسے۔ پہلے تو بونی پری نے مجھے نکالا تھا"۔ عمرو عیار نے کہا۔

"تم ہوا میں اچھلو تو باہر موجود ہوگے"۔ چڑیا نے کہا اور عمرو عیار جلدی سے اچھلا اور واقعی دوسرے لمحے وہ چٹان کے باہر کھڑا تھا۔

بلائیں ابھی تک ویسے ہی بیہوش پڑی ہوئی تھیں۔ عمرو عیار چٹان سے اترا اور بھاگتا ہوا پہاڑ سے باھر نکل گیا۔ اُسے خطرہ تھا کہ کہیں بلائیں اچانک ہوش میں نہ آ جائیں۔

سُرخ پہاڑ سے باہر آتے ہی اس نے دلدل کی تلاش شروع کر دی۔

کافی دیر گھومنے کے بعد اُسے ایک بہت بڑی سُرخ رنگ کی دلدل نظر آگئی دلدل بیحد وسیع و عریض اور خوفناک تھی. اور سرخ رنگ کا گلاب عین اس کے درمیان میں موجود تھا۔ وہاں تک پہنچنا ناممکن تھا۔

عمرو عیار کچھ دیر سوچتا رہا۔ پھر اس کی کھوپڑی میں ایک ترکیب آگئی۔ اس نے جلدی سے زنبیل اتاری اور اس میں سے ایک سنہرے رنگ کی رسّی باہر نکال لی۔ یہ رسی بظاہر تو چھوٹی سی تھی لیکن باہر آتے ہی وہ بڑی ہوتی گئی عمرو عیار نے اس کا ایک سرا درخت سے باندھ دیا اور دوسرے سرے کو پکڑ کر وہ دلدل کے کنارے کنارے بھاگنے لگا۔ جیسے جیسے وہ بھاگ رہا تھا رسی بڑی ہوتی جا رہی تھی۔ کنارے کنارے بھاگتے بھاگتے آخرکار وہ دلدل کے دوسرے کنارے پر پہنچ گیا۔ یہاں پہنچ کر اس نے رسی

کے دوسرے سرے کو ایک اور درخت کے تنے کے ساتھ کھینچ کر باندھ دیا۔ اب رسی دلدل کے اوپر تنی ہوئی تھی عمرو عیار نے رسی کو کھینچ کر اس کی مضبوطی کا اندازہ لگایا اور پھر دونوں ہاتھوں سے رسی کو پکڑ کر جھولنے لگا۔ اب وہ تیزی سے دلدل کے اوپر تنی ہوئی رسی کو پکڑے جھولتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ اگر رسی اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی تو وہ سیدھا دلدل کے اندر جا گرے گا اور پھر اُسے موت سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ لیکن دلدل کم بخت بے حد بڑی تھی پہلے پہلے تو عمرو عیار جوش میں آگے بڑھتا گیا۔ لیکن اب اس کے بازو تھکنے لگے۔ اور اُسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے وہ ابھی گر پڑے گا۔ پھول ابھی بہت دُور تھا آخر کار وہ اس جگہ پہنچ گیا، جہاں وہ سُرخ رنگ کا گلاب کِھلا ہوا

تھا۔ عمرو عیار نے اپنے دونوں پیر
رسی میں پھنساتے اور الٹا لٹک گیا تو اس
کے ہاتھ پھول تک پہنچ گئے اور اس
نے ایک جھٹکے سے پھول توڑ لیا۔ اور
جیسے ہی اس نے پھول توڑا، ایک زوردار
کڑاکا ہوا۔ اور عمرو عیار کے منہ سے
چیخ نکل گئی۔ اُسے یوں محسوس ہوا
جیسے وہ سر کے بل دلدل میں گرا ہو۔
اس کا جسم واقعی تیزی سے نیچے گرا
تھا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ اچھل پڑا،
کیونکہ وہ نیچے سخت زمین پر گرا تھا۔ اور
دلدل غائب ہو چکی تھی۔

"اوہ! تو یہ دلدل جادو کی تھی۔ اچھا
ہوا میں نے اس میں قدم نہیں رکھا
ورنہ مارا جاتا"۔ عمرو عیار نے اٹھکر کھڑے
ہوتے ہوئے کہا۔

اس نے گلاب کا پھول اور رسی کو زنبیل
میں ڈال دیا۔ اب کاکوش جادوگر کی رُوح

اس کے قبضے میں پہنچ چکی تھی۔ اور
چونکہ اس نے دلدل میں قدم رکھے بغیر
پھول توڑ لیا تھا اس لئے کاکوش جادوگر
کو اس کا علم ہی نہ ہو سکا۔ ورنہ
وہ ضرور اپنی رُوح کو بچانے کے لئے
آتا۔ اب رہ گیا تھا کالا انگور۔ اس کے
لئے اُسے دوبارہ کالے پہاڑ پر جانا تھا
اس نے ایک بار پھر سنہری چپلیں نکال
کر پہنیں اور انہیں کالے جنگل تک پہنچانے
کا حکم دیا۔ چپلوں نے اُسے تیزی سے
ہوا میں اڑانا شروع کر دیا اور تھوڑی
دیر بعد وہ کالے جنگل کے سامنے پہنچ
گیا۔ اس نے چپلوں کو اتار کر دوبارہ
زنبیل میں ڈالا اور جُوتے پہن کر اس
نے عوج بن عنک والی تلوار نکال کر
ہاتھوں میں پکڑ لی تاکہ اگر کوئی درندہ
جنگل میں سامنے آتے تو وہ اُسے
ہلاک کر سکے۔ اور پھر وہ جنگل میں
داخل ہوگیا۔ جنگل خاصا بڑا تھا۔ لیکن وہ

جوش میں چلتا رہا۔ اور پھر وہ انگور کی بیل تک پہنچ گیا۔ جو جنگل کے عین درمیان میں ایک درخت پر چڑھی ہوئی تھی اور اس ساری بیل میں ایک دانہ انگور ہی نظر نہ آرہا تھا۔ چونکہ سارے جنگل میں اُسے کوئی درندہ نظر نظر نہ آیا تھا۔ اس لئے اس نے تلوار واپس زنبیل میں ڈال لی اور درخت پر چڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کالا انگور توڑ چکا تھا۔

کالے انگور کے ٹوٹتے ہی ایک زوردار دھماکہ ہوا اور عمرو عیار نے دیکھا کہ وہ درخت کی بجائے زمین پر کھڑا تھا اور جنگل غائب ہو چکا تھا۔ البتہ کالے رنگ کا پہاڑ سامنے موجود تھا۔ اس نے انگور کا دانہ بھی زنبیل میں ڈالا اور ایک بار پھر سُرخ پہاڑ پر جانے کے لئے تیار ہوگیا۔ سنہری چپلوں نے اُسے جلدی ہی سُرخ پہاڑ تک پہنچا دیا۔ اس نے دیکھا کہ

بلائیں ابھی تک بیہوش پڑی ہوئی تھیں
وہ جلدی سے پہاڑ پر چڑھنے لگا۔ اب
چونکہ اُسے چٹان کا علم تھا اس لئے
وہ چند ہی لمحوں میں اس چٹان تک
پہنچ گیا تھا۔ اس نے ایک اور بلا
کو ھلاک کر کے اس کا خون چٹان
پر چھڑکا تو ایک بار پھر وہ کمرے
کے اندر جا گرا۔ لیکن اس بار اُسے
چوٹ نہ لگی۔

"کمال ہے۔ اس بار مجھے چوٹ کیوں
نہیں لگی"۔ عمرو عیار نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیونکہ تمہارے پاس سُرخ گلاب اور
کالا انگور ہے"۔ چڑیا نے خوش ہو کر
جواب دیا اور عمرو عیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی ذہین ہو۔ تم نے جس طرح
سُرخ گلاب توڑا ہے وہ صرف تمہارا
ہی کام تھا۔ ورنہ اور کوئی شخص کسی بھی
طرح سُرخ گلاب نہ توڑ سکتا تھا"۔ چڑیا
نے کہا۔

"شکریہ سنہری چڑیا! میں تمہارے لئے کالا انگور لے آیا ہوں۔ اب تو مجھے اپنا پر تحفے میں دے دو"۔ عمرو عیار نے زنبیل میں سے کالا انگور باہر نکالتے ہوتے کہا۔

"ہاں لے لو"۔ چڑیا نے خوش ہوتے ہوتے کہا اور پھر اس نے اپنی چونچ سے نوچ کر ایک پَر پنجرے کے باہر پھینک دیا۔

عمرو عیار نے پَر کو پکڑ کر جیسے ہی پنجرے پر مارا، ایک دھماکہ ہوا اور پنجرہ غائب ہوگیا۔ اور چڑیا اُڑ کر اس کے ہاتھ پر آبیٹھی۔

"اب مجھے وہ کالا انگور کھلا دو"۔ سنہری چڑیا نے کہا۔

"ابھی نہیں، میں اس بادشاہ کے سامنے تمہیں انگور کھلاؤں گا تاکہ سب کو پتہ چل سکے، کہ میں نے بادشاہ کو مارا ہے"۔ عمرو عیار نے کہا۔

"ٹھیک ہے آنکھیں بند کرو" سنہری چڑیا نے کہا۔
"کیوں ؟" عمروعیار نے چونک کر پوچھا۔
"میں تمہیں ایک لمحے میں بونوں کی دنیا میں پہنچا دونگی"۔ سنہری چڑیا نے کہا اور عمرو عیار نے سر ہلاتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔ آنکھیں بند کرتے ہی اس کے پیروں کے نیچے سے زمین غائب ہو گئی لیکن چند ہی لمحوں بعد اُسے پھر اپنے پیروں تلے زمین کا احساس ہوا۔
"آنکھیں کھول دو" چڑیا کی آواز سنائی دی اور عمرو عیار نے آنکھیں کھول دیں اس نے دیکھا کہ وہ ایک کھلے میدان کے کنارے پر ایک بڑی سی چٹان کے پیچھے کھڑا ہوا تھا۔
"وہ دیکھو! سامنے بادشاہ اور اس کی فوج موجود ہے۔ بادشاہ جلمی سے شادی کرنے والا ہے"۔ چڑیا نے چہکتے ہوئے کہا اور عمرو عیار نے چٹان سے سر باھر

نکالتے ہوئے دیکھا تو واقعی اس بڑے میدان میں لاکھوں کروڑوں بونے جمع تھے پوری فوج بھی موجود تھی۔ درمیان میں ایک تخت پر وہ بونا بادشاہ بیٹھا ہوا تھا اور ساتھ ایک کرسی پر جلمی اداس بیٹھی ہوئی تھی۔ کاکوش جادوگر ان کی شادی کے لئے تیاری کر رہا تھا۔ وہ کوئی جڑی بوٹی کو آگ لگا کر اس کا دھواں اِدھر اُدھر بکھیر رہا تھا۔

"لیکن یہ شادی تو چودھویں کی رات کو ہونی تھی اور چودھویں کی رات میں ابھی دیر ہے"۔ عمرو عیار نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ ساری کارستانی کاکوش جادوگر کی ہے۔ اس نے بادشاہ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ جلد از جلد جلمی سے شادی کر لے تاکہ عمرو کا مقصد فوت ہو جائے۔ چنانچہ بادشاہ نے فوری شادی کا حکم دے دیا ہے"۔ چڑیا نے اسے بتایا۔

"اوہ! اس کا مطلب ہے۔ میں وقت پر آگیا ہوں"۔ عمرو عیار نے خوش ہوتے ہوتے کہا اور پھر چٹان سے باہر نکل آیا۔

"ٹھہر جاؤ! یہ شادی نہیں ہو سکتی"۔ عمرو عیار نے زور سے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کی آواز پورے میدان میں گونج گئی۔ بادشاہ، کاکوش جادوگر اور سارے بونے اس کی آواز سُن کر چونک پڑے۔

"اسے قتل کردو۔ اسے مار ڈالو"۔ بادشاہ نے اُسے دیکھتے ہی چیخ کر کہا اور بونے تلواریں سنبھالے اس کی طرف دوڑے۔

"ٹھہرو، رُک جاؤ۔ میرے پاس سُرخ گلاب اور سنہری چڑیا موجود ہے۔ اگر بونے نہ رُکے تو میں کاکوش جادوگر اور بادشاہ دونوں کو ہلاک کر دونگا"۔ عمرو عیار نے جلدی سے زنبیل میں سے سُرخ گلاب نکال کر دکھاتے ہوئے کہا۔ چڑیا تو پہلے ہی اس کے دوسرے ہاتھ پر موجود تھی۔ اس کی بات سُن کر بونے رُک گئے۔

"تم نے یہ سُرخ گلاب کیسے حاصل کر لیا؟ یہ مجھے دے دو۔ میں تمہیں خزانہ دونگا"۔ سُرخ گلاب دیکھتے ہی کاکوش جادوگر نے بُری طرح گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ادھر بادشاہ بھی سنہری چڑیا کو دیکھ کر گھبرا گیا تھا۔

"تم نے میرے ساتھ دھوکا کیا تھا اور مجھے باندھ کر مارنے لگے تھے۔ اس لئے میں تمہیں معاف نہیں کر سکتا دھوکے باز جادوگر"۔ عمرو عیار نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے پھول کی پتیاں نوچنی شروع کر دیں۔

کاکوش جادوگر چیخ مار کر زمین پر گرا اور بُری طرح تڑپنے لگا۔ اس کے بازو اور ٹانگیں ٹوٹ چکی تھیں۔ اور پھر عمرو عیار نے پھول کو پوری طرح مسل دیا۔ اور اسی لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور کاکوش جادوگر ہلاک ہو گیا۔

"مجھے معاف کر دو عمرو عیار۔ مجھے مت

مارنا۔" بونے بادشاہ نے بُری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"تم نے مجھے مارنے کی کوشش کی تھی اور تم ظالم بھی ہو۔ اس لئے تمہاری موت لازمی ہے"۔ عمرو عیار نے کہا اور جلدی سے اس نے کالا انگور نکال کر چڑیا کی چونچ میں دے دیا۔
جیسے ہی چڑیا نے کالا انگور چبایا، بونا بادشاہ چیخ مار کر نیچے گرا، اور بُری طرح تڑپنے لگا۔ اور پھر چند ہی لمحوں بعد وہ تڑپ تڑپ کر ھلاک ہوگیا۔ اس کے ھلاک ہوتے ہی سب بونوں نے شور مچا دیا اور پھر انہوں نے بادشاہ کے سر سے تاج اتار کر جلمی کے سر پر رکھ دیا۔ اور سب اس کے سامنے جھک گئے۔ اسی لمحے جلمی کی ماں بوڑھی رانی دوڑتی ہوئی آئی اور عمرو عیار سے چمٹ گئی۔ اس نے جلدی سے لعل نکال کر اُسے دیا اور بار بار شکریہ ادا کرنے لگی۔

"بوڑھی راکی! میں نے تمہاری بیٹی کو ملکہ بنا دیا ہے۔ میں بونی پری سے وعدہ کے مطابق اب خزانہ نہیں مانگ سکتا۔ تم اپنی بیٹی کو کہو کہ وہ آدھا خزانہ اور چھ کونے والا ہیرا مجھے انعام میں دیدے۔ اور بوڑھی راکی نے وعدہ کر لیا۔

چڑیا کالا انگور نگل کر غائب ہوگئی تھی۔ اور پھر جلمی نے اپنی ماں کے کہنے پر بے شمار خزانہ اور چھ کونوں والا ہیرا انعام کے طور پر عمرو عیار کو دے دیا۔ عمرو عیار اتنا بڑا خزانہ ملنے پر بے حد خوش تھا۔ یہ خزانہ اس کی توقع سے بھی بڑا تھا۔ اور پھر چند دن جلمی ملکہ کے جشن میں گذار کر وہ بوڑھی راکی کے ساتھ واپس اپنی دنیا میں آگیا۔

ختم شد

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول
ٹارزن اور خونی بھیڑیے
پریوں کی شہزادی
ٹارزن اور خونی گدھ
عمرو قید میں
ٹارزن اور آدمخور قبیلہ
غاغان دیو
عمرو اور مسخرہ جادوگر
ٹارزن اور خطرناک بونے
کاف صندل پری
ٹارزن اور خطرناک گوریلے
ہیرامن طوطا
ٹارزن کے شکاری
جبل دیو
بیہوش شہزادی
عمرو اور خوفناک محل
یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلرز
پاک گیٹ
ملتان